احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 17 نومبر 2008ء 18 ذیقعد 1429 ہجری 17 نبوت 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 263

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مثانی کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقولی اور روحانی دونوں طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق کی بھری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کی سننے سے ان کے دلوں پر قشعریرہ پڑ جاتا ہے اور پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل یاد الٰہی کے لئے بہ نکلتے ہیں اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اور نیز میزان حق یعنی یہ حق بھی ہے اور اس کے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہوسکتا ہے اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے پانی اتارا۔ پس اپنے اپنے قدر پر ہریک وادی بہہ نکلی یعنی جس قدر دنیا میں طبائع انسانی ہیں قرآن کریم ان کے ہریک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کرنے والا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم اس قدر وسیع دریائے معارف ہے کہ محبت الٰہی کے تمام پیاسے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب اسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم کو اس لئے اتارا ہے کہ تا جو پہلی قوموں میں اختلاف ہو گئے ہیں ان کا اظہار کیا جائے اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور اس میں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتیں یعنی معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانے والے امور اس میں بھرے ہوئے ہیں اور اس لائق ہے کہ اس کو تدبر سے دیکھا جائے اور عقلمند اس میں غور کریں اور سخت جھگڑالو اس سے ملزم ہوتے ہیں اور ہریک شے کی تفصیل اس میں موجود ہے اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اس کے آگے پیچھے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اس میں ہریک شے کا بیان موجود ہے اور یہ روح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلیغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیر متبدل اس میں موجود ہیں ان کو کہہ دے کہ اگر جن وانس اس کی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کاملہ جو اس کی بیان کی گئی ہیں اگر کوئی ان کی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہیں تو یہ ان کے لئے ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد7ص 58، 59)

نورقرآنی کے حصول کی دعا

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو یہ دعا سکھائی:

اے اللہ اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر اور اسے میری زبان پر رواں کر دے اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے اور میرے سینے کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الحفظ حدیث نمبر3493)

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

ایک یتیم نے ایک شخص پر ایک نخلستان کے متعلق دعویٰ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ رو پڑا آپ کو اس پر رحم آ گیا اور مدعا علیہ سے فرمایا کہ اس کو یہ نخلستان دے ڈالو۔ خدا تم کو اس کے بدلے میں جنت میں نخلستان دے گا لیکن اس نے انکار کر دیا حضرت ابوالدحداح بھی موجود تھے انہوں نے اس سے کہا کہ تم میرے باغ کے عوض اپنے باغ کو بیچتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جو نخلستان آپ یتیم کیلئے مانگتے تھے اگر میں دے دوں تو اس کے عوض مجھے جنت میں نخلستان ملے گا؟ ارشاد ہوا ہاں!

(اسوہ صحابہ حصہ اول صفحہ 215)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں'' (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

(مرسلہ: سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 10/اکتوبر 2008ء کو منانے اور کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی تحریک کی گئی تھی۔ آپ سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اجلاس یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 10/اکتوبر 2008ء کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو اجلاس یوم تحریک جدید کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں تقریب عشائیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے بابرکت سال میں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں مختلف تقریبات، جلسوں اور مقابلہ جات کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اسی پروگرام کے مطابق مورخہ 6 نومبر 2008ء کو نور ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں رات ساڑھے سات بجے ایک تقریب عشائیہ منعقد کی گئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد جامعہ احمدیہ درجہ اولیٰ کے طلباء نے عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں تقاریر کیں۔ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے حوالے سے رپورٹ مکرم راجہ برہان احمد صاحب صدر شعبہ انگریزی نے پیش کی، انہوں نے جوبلی کے پروگرامز کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ہر ماہ نفلی روزہ کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں طلباء اور اساتذہ کثرت سے شامل ہوتے ہیں۔ خلافت جوبلی دعاؤں کے کرنے کی تحریک گاہے گاہے کی جاتی ہے۔ خلافت کی اہمیت، افادیت برکات اور واقفین زندگی کے بارے میں خلفاء سلسلہ کے ارشادات سے مختلف مواقع پر سٹاف و طلباء کو روشناس کرایا جارہا ہے۔

جامعہ احمدیہ کے جملہ اساتذہ اور طلباء نے 27 مئی 2008ء کو منعقد ہونے والے مرکزی پروگرام میں بھرپور شرکت کی۔ اس روز جامعہ میں برکات خلافت کے عنوان سے ایک پروقار مجلس منعقد کی گئی اور آخر پر تمام طلباء، سٹاف و کارکنان میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ دوران سال مختلف مقالہ جات میں خلافت کے موضوع کو سرفہرست رکھا گیا۔ ایک خصوصی مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان خلافت احمدیہ بھی کروایا گیا جس میں 82 طلباء نے شرکت کی اور پوزیشن حاصل کرنے والے پہلے پانچ طلباء کو نقد انعامات و سندات دی گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ کرکٹ اور باسکٹ بال کے ٹورنامنٹس منعقد ہوچکے ہیں۔ والی بال ٹورنامنٹ جاری ہے اور فٹ بال ٹورنامنٹ دسمبر میں ہوگا۔ خلافت احمدیہ کے عنوان پر مشتمل کوئز کی ریکارڈنگ کا آغاز 28 نومبر 2007ء کو ہوا جس کا فائنل 17 دسمبر 2007ء کو ہوا آج کل یہ کوئز ایم ٹی اے پر نشر ہورہا ہے۔ جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ، یوم مسیح موعود اور یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوچکا ہے۔ ان تمام پروگرامز کو کامیاب بنانے اور احسن طور پر سرانجام دینے کے لئے جملہ اساتذہ، طلبہ اور کارکنان جامعہ نے دعائیں کرتے ہوئے احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔

رپورٹ کے بعد مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے جملہ مہمانان و بزرگان کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے اپنے صدارتی کلمات میں طلباء جامعہ کو قیمتی نصائح کیں۔ انہوں نے جملہ طلباء کو صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر شائع ہونے والے لٹریچر کے پڑھنے کی تحریک کی۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہٗ جملہ مہمانان اور طلباء جامعہ کی خدمت میں عشائیہ دیا گیا۔

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب

خلافت جوبلی مشاعرہ

زیر اہتمام مجلس انصاراللہ ناروے

مجلس انصاراللہ ناروے کے زیر اہتمام مورخہ 30/اگست 2008ء کو خلافت جوبلی مشاعرہ Leto ہال میں منعقد ہوا۔ اس مشاعرہ کی صدارت مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے اور سیکرٹری مشاعرہ کے فرائض خاکسار نے ادا کئے۔ مشاعرہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے اور کلام حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود سے ہوا اس کے بعد درج ذیل شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔

مکرمہ **طیبہ رضوان صاحبہ** کا کلام ان کے خاوند مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صاحب نے سنایا۔

هم خوش نصیب ہیں کہ خلافت ملی ہمیں
اس دور آخریں کی رفاقت ملی ہمیں
وارث بنے ہیں رحمتوں اور برکتوں کے ہم
ان ظلمتوں میں رشد وہدایت ملی ہمیں

بعد ازاں **محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ** کی نظم پیش کی گئی۔

مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب

ماہِ تمام منبعٔ انوار ہے خلافت
قلب و نظر میں موجۂ اظہار ہے خلافت
طوفاں سے کھیلتی جو منزل کو جا رہی ہے
اس کشتی مسیح کی پتوار ہے خلافت

خواجہ عبدالمومن

خلافت کی باتیں ہیں کتنی سہانی
دلوں کی وہ ٹھنڈک وہ ایماں کا پانی
خلافت کا پودا تو پھلتا رہے گا
خلافت کا پودا تو ہے جاودانی

ان کے علاوہ مکرم مرزا نسیم احمد صاحب، مکرم رانا مبشر احمد صاحب، محترمہ نبیلہ رفیق صاحبہ، مکرم مرزا محمد اشرف صاحب اور محترمہ امۃ المنان ندیم صاحبہ کا کلام بھی پیش ہوا۔

یہ مشاعرہ جماعت احمدیہ ناروے کے سالانہ جلسہ کے موقع پر منعقد کیا گیا جس کی وجہ سے احباب و خواتین نے اس مشاعرہ سے استفادہ کیا اور محظوظ ہوئے۔ مجلس انصاراللہ کی طرف سے چائے اور شیرینی شعراء اور حاضرین کی خدمت میں پیش کی گئی آخر پر محترم امیر جماعت ناروے نے دعا کروائی اور یہ خلافت جوبلی مشاعرہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید

نسیم آباد فارم ضلع میر پور خاص خلافت جوبلی تقریبات

جماعت احمدیہ نسیم آباد فارم، محترم مرزا نسیم احمد صاحب کے زرعی فارم کی وجہ سے انہیں کی طرف منسوب ہے جو کہ حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے اور محترم مرزا رشید احمد صاحب کے فرزند تھے۔ نسیم آباد فارم ضلع میر پور خاص ایک لمبا عرصہ ناصر آباد فارم کی جماعت کا حصہ رہی جبکہ سال 1997-1998ء سے یہاں علیحدہ جماعتی نظام قائم ہوا۔ محترم ناصر احمد واہلہ صاحب اس جماعت کے صدر کے ساتھ حلقہ کنری کے امیر ہیں۔

نسیم آباد فارم ضلع میر پور خاص میں بھی صد سالہ احمدیہ خلافت جوبلی کی تقریبات بھرپور طریق پر منائی گئیں۔ ذیلی تنظیموں کو بیدار رکھنے کے لئے ماہ مئی 2008ء میں انفرادی جائزے اور حاضری کا اہتمام کیا گیا جن میں نماز' تلاوت ایم ٹی اے خطبہ جمعہ پر حاضری، خلافت جوبلی دعائیں اور نوافل شامل تھے۔

20/مئی 2008ء کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں خاکسار اور مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ حاضری 56 رہی۔

مورخہ 26 مئی 2008ء کو اجتماعی طور پر نفلی روزہ رکھا گیا۔ کثرت سے دعاؤں کی تلقین کی گئی نیز خلافت کی اہمیت پر درس دیئے گئے۔

تمام احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں مبارکباد اور دعا کے خطوط لکھے۔

مورخہ 26 مئی 2008ء کو اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ بیت الذکر کو صاف کیا گیا۔ بینرز آویزاں کئے گئے۔ چارٹ لگائے گئے۔ رات کو بیت الذکر میں چراغاں کیا گیا۔

27 مئی 2008ء کے تاریخی اور مبارک دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے کیا گیا۔ خواتین نے گھروں میں نماز تہجد ادا کی۔ فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد خلافت کی اہمیت و برکات پر درس ہوا۔ اجتماعی دعا کی گئی۔

ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ غرباء اور مساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

اجتماعی قربانی بھی کی گئی اور 27 مئی کو احباب کی خدمت میں اجتماعی کھانا پیش کیا گیا۔ ساتھ ہی تمام گوٹھ میں رہائش پذیر احمدی احباب اور دیگر کو کھانا بھجوایا گیا۔

مورخہ 27 مئی 2008ء شام کو تمام احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کا تاریخی خطاب سنا اور عہد کی تجدید کی ان تمام پروگراموں میں 21 نو واردین نے بھی شرکت کی اور بھرپور انداز میں کردار ادا کیا۔

تمام پروگراموں کی فوٹو گرافی بھی کی گئی۔

مورخہ 30 مئی 2008ء کو خلافت جوبلی کے سلسلہ میں محترم مکرم محمد امین صاحب واہلہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں خاکسار، مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ ناصر آباد فارم نے تقاریر کیں۔ حاضری 77 رہی۔ تمام احباب جماعت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ماہ اپریل 2008ء میں خلافت خامسہ کے انتخاب کے سلسلہ میں جلسہ خلافت منعقد کیا گیا جس میں خاکسار، مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ ناصر آباد فارم اور مکرم ناصر احمد صاحب واہلہ صدر جماعت احمدیہ نسیم آباد فارم نے تقاریر کیں۔ حاضری 48 رہی۔

ماہ جون 2008ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب خلافت کے سلسلہ میں جلسہ خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ خاکسار اور مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ ناصر آباد فارم نے تقاریر کیں۔ حاضری 50 رہی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں مقبول خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین

گلابوں کی جنگیں

1455ء میں برطانیہ کی بدترین خانہ جنگی شروع ہوئی جو گلابوں کی جنگیں (Wars of Roses) کے نام سے مشہور ہے۔ دراصل اس خانہ جنگی میں ایک فریق (لنکاسٹر) کا نشان سرخ گلاب تھا اور دوسرے فریق (یارک) کا نشان سفید گلاب۔

اس خانہ جنگی نے ڈیوک آف لنکاسٹر اور ڈیوک آف یارک کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی کے باعث جنم لیا۔ کبھی ایک فریق کا پلہ بھاری ہوجاتا اور کبھی دوسرے کا۔ خانہ جنگی تین برس تک جاری رہی۔ نتیجتاً برطانوی امراء اتنے کمزور ہوگئے کہ وہ ٹیوڈر بادشاہت کا عروج نہ روک سکے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے قیمتی نسخہ جات اور طبی مہارت کے اصول

بیاض نورالدین

"سن اشاعت 1909ء۔ مرتبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب ایڈیٹر رسالہ طبیب حاذق۔ حضرت خلیفہ اول کی بیاض خاص سب سے پہلے رسالہ طبیب حاذق قادیان میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے 6-1905ء میں شائع کی تھی۔ بعد میں حضور کی اجازت سے انہوں نے 1909ء میں اسے مجربات نورالدین کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر دیا۔ 1924ء میں آپ نے بیاض نورالدین حصہ اول کے نام سے یہی کتاب دوبارہ کتابی صورت میں شائع کی اور 1925ء میں بیاض نورالدین کا دوسرا حصہ شائع کیا۔ حصہ اول کے 316 اور حصہ دوم کے 268 صفحات ہیں۔ ان میں مجربات نورالدین کی مکمل نقل کے علاوہ بہت سے اضافے بھی ہیں۔ جو حضرت خلیفہ اول نے اپنی بیاض میں خود فرمائے تھے۔"

(حیات نور صفحہ 757)

اصل بیاض نورالدین

الجزء الاول

سن اشاعت 1928ء مرتب کنندہ۔ ابناء حضرت خلیفہ اول صفحات 368۔ حضرت خلیفہ اول کی یہ وہ طبی بیاض ہے جو حضور نے اپنی آخری عمر میں تحریر فرمائی۔ افسوس ہے کہ اس کا ابھی تک صرف ایک حصہ شائع ہوا ہے۔ باقی دو حصے حضرت خلیفہ اول کے ابناء کے پاس محفوظ ہیں۔ کتاب کے اوپر کے حصہ میں اصل متن ہے اور نیچے تشریحی نوٹ حضرت حکیم مولوی عبیداللہ صاحب بسمل کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں جو سلسلہ کے ایک جید عالم، فارسی کے مشہور قادر الکلام شاعر اور ارجح المطالب کے مصنف تھے۔

(حیات نور صفحہ 757)

خدمت خلق

حضرت مولانا نورالدین نے پچاس سال خلق خدا کی مفت خدمت کی۔ ان کا مطب ایک کمرہ تھا۔ جس کے فرش پر کھجور کے پتوں کی چٹائی بچھی تھی۔ ایک طرف ان کی اپنی مسند تھی جس کے لئے دری کا مصلی دوہرا کر کے بچھا ہوا تھا جس کے ساتھ چھوٹی میز پر قلمدان اور سفید کاغذ رہتے تھے۔ مریض باری باری آتے اپنی کیفیت سناتے اور نسخہ لے کر چلے جاتے۔ جو لوگ شفایاب ہوتے اپنی خوشی سے مصلی کے نیچے کچھ رکھ جاتے۔ حضور نے کبھی توجہ نہیں کی کہ رکھنے والے نے پیسہ رکھا ہے یا سو کا نوٹ اور نہ ہی کسی سے کبھی کچھ طلب کیا جاتا۔ (بیاض نورالدین صفحہ 21)

مختصر، جامع اور آسان نسخے

حضرت مولانا نورالدین کے نسخوں کا سب سے بڑا کمال ان کا مختصر، جامع اور آسان ہونا ہے۔ سوزاک کے علاج میں طب یونانی میں اگرچہ بڑے بڑے طویل و عریض نسخے ہیں مگر انہوں نے بھوپال کے ولی عہد کا علاج صرف قلمی شورہ اور آب کیلا سے کیا۔

(بیاض نورالدین صفحہ 22)

اکسیر شافی اور مے اینڈ بیکر کمپنی کی دوا

"تبخیر معدہ کے لئے حضرت خلیفہ اول نے دافع تعفن اور کاسر الریاح ادویہ کی "اکسیر شافی" ترتیب دی۔ ان کی وفات کے عرصہ بعد انگلستان کی مے اینڈ بیکر کمپنی نے ہیضہ اور آنتوں کی سوزش کے لئے ایک دوائی Essentiat Oil Mixture کے نام سے تیار کی۔ جسے عالمگیر شہرت ملی اور حسن اتفاق ملاحظہ ہو کہ اس میں حرف بحرف وہی اجزا ہیں جو اکسیر شافی میں موجود ہیں"۔ (بیاض نورالدین صفحہ 24)

آیورویدک پڑھنا

حضور فرماتے ہیں:

"جب راجہ پونچھ کو قلعہ باہو میں ذوسنطاریا نے آدبایا تھا وہاں سبوس اسپغول، انجبار اور شیرہ بکن نے مجھے تحریک دی کہ میں ہندی طب (آیورویدک) پڑھوں۔ کیونکہ بکن کی نسبت صرف ہندی طب رہنما ہوئی تھی۔ اس کام کے لئے پنڈت ہرنام داس بوڑھے پنڈت انتخاب کئے اور ان سے امرت ساگر اور سسرت سبقاً پڑھا اور طب جدید (ایلوپیتھی) کی بہت سی مصری کتابیں منگوا کر مطالعہ کیں اور وہ بھی مجھ کو بچوں سے کم عزیز نہ سمجھتے تھے۔ اس میرے پڑھنے کی خبر مہاراج جموں کو کی گئی کہ یہ شخص ابھی پنڈت ہرنام داس سے طب پڑھتا ہے۔ جو آپ کا ادنیٰ نوکر ہے۔ مجھ سے جب پوچھا گیا کہ تم دربار میں پنڈت ہرنام داس کی تواضع زیادہ کیوں کرتے ہو؟ تو میں نے کہا کہ وہ میرے استاد ہیں۔ اس میری گفتگو نے رئیس کے دل پر بہت ہی بڑا اثر کیا اور مجھ کو بڑی عظمت سے دیکھنے لگا۔"

(بیاض نورالدین صفحہ 180)

غرباء کو دوا مفت دیتے

"آپ مریضوں سے (کسی قسم کا معاوضہ یا فیس) مانگتے نہیں تھے اور غرباء کو دوا بالکل مفت دیتے تھے اور یہی دستور آپ کا آخر دم تک رہا۔ فصد کرنا، معجون اور شربت کا استعمال آپ قبیح سمجھتے تھے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 77)

عظیم الشان طبی خدمات

"ملازمت ریاست کے دوران مہاراجہ کی توقع کے مطابق ریاست کو بھاری فائدہ ہوا اور آپ کے قدم سے اس کی خوش نصیبی کے دن پلٹ آئے نجی طور پر بھی آپ نے مطب جاری کر رکھا تھا جس سے عوام و خواص وسیع پیمانہ پر استفادہ کرتے تھے۔ بے شمار لاعلاج مریض آپ کے ہاتھوں شفایاب ہوئے۔ میاں لعل دین صاحب رئیس جموں (جو خدمت گاری کے عہدے پر فائز تھے) ان کی بیٹی نے زہیر کاذب کی مرض سے نجات پائی جس پر انہوں نے آپ کو ایک پارقندی یا بوسع زین بھی دیا اور خلعت بھی ملی۔ ایک چنگی افسر نے شدید قولنج سے شفا پائی۔ بعض لوگ جو خطرناک ضعف باہ میں مبتلا تھے آپ کے علاج سے صحت یاب ہوئے۔ 1879ء کے قریب کشمیر میں سخت قحط پڑا اور اس کے بعد ہیضہ کی خطرناک وبا پھوٹ پڑی اور ہزاروں لوگ لقمۂ اجل ہوئے۔ آپ نے اس وبا میں مخلوق خدا کی خدمت میں دن رات ایک کر دیا جس پر آپ کو مہاراجہ صاحب نے ایک نہایت قیمتی خلعت بطور انعام پیش کی۔ 81-1880ء میں راجہ پونچھ کو پیچش کے شدید مرض سے مخلصی ہوئی اور کئی سال تک وہ آپ کو خطیر رقم بطور شکریہ بھجواتے رہے۔ 1886ء میں راجہ پونچھ کے بیٹے ٹکہ بلدیو سنگھ کو زلزلوں سے دماغی خلل ہو گیا جس کا آپ نے ایسا کامیاب علاج کیا کہ راجہ پونچھ نے ہزاروں روپے دئے۔ بلکہ مہاراجہ جموں و کشمیر نے آپ کو سال بھر کی تنخواہ کے علاوہ مزید انعام دیا۔ غرض کہ کہاں تک ذکر کیا جائے تاریخ کشمیر کا یہ دور نہایت سنہری دور ہے۔ جس میں ریاست کو آپ سا بے مثال حکیم و حاذق طبیب میسر آیا اور ہزاروں جانیں تلف ہونے سے بچ گئیں۔"

(تاریخ احمدیت 3 صفحہ 88)

انقلاب کے بانی

آپ یونانی، ڈاکٹری اور ویدک تینوں علوم میں یکتائے زمانہ بن گئے۔ دنیائے طب میں ایک نیا انقلاب آیا۔ جس کے نتیجہ میں ہر قسم کی طبی تحقیقات کا اجتماع ہو گیا اور اس انقلاب کے بانی آپ تھے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 111)

ایلوپیتھی کا شوق

حضور فرماتے ہیں۔

"ان دنوں شریف مکہ کو سنگ مثانہ تھا۔ چونکہ فرانس کے ساتھ وہاں کے شریف کا تعلق تھا، فرانس سے وہ آلہ جس سے پتھری پیس کر نکالتے ہیں، منگوایا گیا اور ڈاکٹر صاحب نے اس کو پیس کر نکالا۔ اس کامیاب تجربہ سے مجھے ڈاکٹری طب کا بہت شوق ہوا۔" (مرقاۃ الیقین صفحہ 117)

بھیرہ میں مطب کی ابتدا

حضور فرماتے ہیں

"میں نے توکلاً علی اللہ اپنے ایک طالب علم سے کہا کہ یہ سرمہ بناؤ۔ جست بیس ماشہ، سرمہ سیاہ بیس ماشہ، زنگار تین ماشہ، سفیدہ کاشغری چار ماشہ، افیون تین ماشہ، سمندر جھاگ چار ماشہ اور اسی طرح کا ایک اور سرمہ جس میں افیون نہ ہو۔ میں نے عصر کے بعد وضو کرتے وقت ایک شخص کی آنکھ کو غور سے دیکھ کر پہلی قسم کا سرمہ لگا دیا۔ اس کی دیکھا دیکھی ایک اور نے درخواست کی اس کے بھی لگا دیا۔ یہ ہمارا پہلا اشتہار تھا۔ صبح بہت سے لوگ آئے اور سرمہ ہی طلب کیا۔ ہمارے شہر میں رطوبت کے زیادہ ہونے سے یہ بیماری بکثرت تھی۔ بعض کو نزلی اور بعض کو معدی آشوب تھا اور بعض کو طبقات العین میں۔ اس لئے اطریفل کشنیزی جس میں گل اسطوخودوس پڑتا ہے اس کی ہدایت کی۔ بعض کے کان پیچھے یا ہڈی یا گردن پر پلاسٹر لگا دیا۔ خدا تعالیٰ ہی کے عجائبات ہیں کہ اس تدبیر نے بڑی کامیابی کا منہ دکھلایا۔" (مرقاۃ الیقین صفحہ 147)

غیر معمولی شہرت

شفاء الملک حکیم محمد حسین قریشی اپنی مرتبہ "بیاض خاص" میں لکھتے ہیں:

"حکیم (نورالدین) صاحب موصوف دور گزشتہ کے ان تین چار طبیبوں میں سے ہے جن کا اسم گرامی ہندوستان کے طول و عرض میں غیر معمولی شہرت حاصل کئے ہوئے تھا۔"

(حیات نور صفحہ 770)

ڈاکٹروں کا مشورہ

"یہ بھی ایک روایت ہے کہ کوئی شخص انگلستان میں بغرض علاج گیا۔ تو ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ ہندوستان میں جا کر مولوی حکیم نورالدین صاحب سے علاج کروائیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 535)

قانون کی کیا حقیقت ہے؟

حضور فرماتے ہیں:

"میرے استاد نے مجھ سے کہا کہ تم قانون (قانون شیخ طب کی ایک بنیادی کی کتاب۔ ناقل) کس طرح پڑھو گے میں نے کہا میں نے تو قرآن شریف

پڑھ سکتا ہوں۔قانون کی کیا حقیقت ہے؟‘‘
(مرقاۃ الیقین)

معمولی علامات سے اہم نتائج

حضرت خلیفہ اول کی طبی مہارت کا ایک پہلو یہ ہے کہ بظاہر معمولی علامات سے بھی اہم نتائج نکال لیتے تھے۔آپ کا یہ مزاج روزمرہ زندگی میں بھی کارفرما تھا۔مثلاً فرماتے ہیں۔

رامپور میں مرزا رجب علی بیگ سرور مصنف فسانۂ عجائب سے کہا کہ مرزا صاحب! مجھ کو اپنی کتاب فسانۂ عجائب پڑھا دو۔ایک دو صفحہ ہی پڑھا تھا کہ یہ فقرہ آیا ’ادھر مولوی ظہور اللہ و مولوی محمد مبین وغیرہ اور ادھر مولوی تقی و میر محمد مجتہد وغیرہ میں نے اس فقرہ پر پہنچ کر ان سے کہا کہ مرزا صاحب یہ بتاؤ کہ تم سنی کیسے ہوئے؟ نہایت حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے کہ تم نے یہ کیسے معلوم کیا کہ میں سنی ہوں؟ میں نے کہا............ادھر کا لفظ اپنی طرف اشارہ ہوتا ہے آپ نے اِدھر کے ساتھ سنی مولویوں کے نام لکھے ہیں اور جب لکھا ہے اُدھر تو............شیعوں کے نام لکھے ہیں۔
(مرقاۃ الیقین صفحہ 245)

دودھ۔جلیبیاں اور ریاح

حضور فرماتے ہیں۔

’’میں نے ایک روز دودھ اور جلیبیاں خوب کھا لیں۔اس کی وجہ سے ریاح بہت خارج ہوئی۔اس روز مجھ کو الہام ہوا بطن الانبیاء صامۃ
(مرقاۃ الیقین صفحہ 298)

ایک پیسہ نذرانہ

حضور فرماتے ہیں

’’میں نے ایک مرتبہ کسی کا علاج کیا۔ایک بڑھیا نے نذرانہ میں مجھ کو سکھوں کے وقت کا تانبے کا ایک پیسہ دیا۔میں نے خوشی سے لیا اور سوچا اسے خدا کے نام پر کسی کو دوں تو کم سے کم اس ایک پیسہ کے 700 پیسے بنا سکتا ہوں۔
(مرقاۃ الیقین صفحہ 304)

طبی کتب کا درس

’’قادیان میں ابتدائے ہجرت سے لے کر تا وصال حضرت مسیح موعود قریباً پندرہ سال آپ صبح سویرے بیماروں کو دیکھتے تھے۔اس کے بعد طالب علموں کو درس حدیث و طبی کتب دیتے تھے۔‘‘
(مرقاۃ الیقین صفحہ 309)

آیورویدک طب پڑھنا

’’کشمیر کی ملازمت کے دوران شاہی طبیب کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہونے کے باوجود ایک معمولی پنڈت سے آیورویدک طب پڑھنا شروع کر دی تھی اور اس پنڈت کی آپ بہت عزت کیا کرتے تھے۔‘‘
(حیات نور صفحہ 685)

حکیم الہ دین صاحب سے

طب پڑھنا

’’پھر آپ لاہور تشریف لے آئے اور مشہور حکیم الہ دین صاحب مرحوم گمٹی بازار سے طب پڑھنا شروع کی۔حکیم صاحب موصوف آپ کو موجز پڑھاتے تھے۔‘‘
(حیات نور صفحہ 13)

کتابیں نقل کرنے کے لئے

بھوپال و مصر بھیجنا

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے حضرت مولوی غلام نبی صاحب کو جو حضور کے عزیز شاگردوں میں سے تھے، بعض نایاب کتابوں کو نقل کر کے لانے کے لئے 1899ء میں بھوپال اور 1902ء میں مصر بھیجا۔حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری فرمایا کرتے تھے کہ:

’’حضرت خلیفۃ المسیح اول نے مجھے نورالحسن خاں صاحب خلف نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خانہ سے تفسیر شوکانی نقل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔یہ کتاب میں نے ایک سال میں نقل کی۔یہ کتاب چھ جلدوں میں تھی۔یہ اس سال کی بات ہے جب خطبہ الہامیہ لکھی گئی۔

’’1902ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے لائبریری جامعہ ازہر اور گورنمنٹ مصر کی لائبریری سے کتاب شفاء العلیل فی مسائل القضا و القدر والتعلیل مصنفہ ابن قیم نقل کرنے کے لئے بھیجا۔اس کتاب کی ضخامت سات آٹھ سو صفحات ہو گی۔ڈیڑھ سال میں یہ کتاب نقل ہوئی۔اس کے علاوہ ایک اور کتاب ھمع الھوامع معہ شرح جامع الجوامع مصنفہ امام سیوطی بھی نقل کر کے آپ کی خدمت میں بھیجا کرتا تھا۔یہ کتاب سات سو صفحات پر مشتمل تھی‘‘۔ (حیات نور مؤلفہ شیخ عبدالقادر صفحہ 241)

آپریشن خود کیا

’’ایک غریب ملازم نے ایک بیماری بیان کی۔اسے اگلے روز آنے کو کہا جب آیا تو اسے ہندوستان کے مشہور اطبا اور ڈاکٹروں کے نام ذاتی خط لکھ کر دئے کہ وہ ان کے پاس جا کر اپنی بیماری کا حال بتائے۔ان سے نسخہ لکھوائے اور جو فیس وہ طلب کریں وہ ان کی طرف سے ادا کر دے۔یہ مریض ان کے مصارف پر چھ ماہ میں پچاس حکیموں اور ڈاکٹروں کے مشورے لے کر واپس آیا۔امرتسر کے انگریز سول سرجن کرنل سمتھ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے آپریشن کا مشورہ دیا۔کرنل سمتھ کے اپریشن سے جب فائدہ نہ ہوا تو ایک دیہاتی سنار سے چاندی کے اوزار بنوائے اور باقی ماندہ اپریشن خود کیا۔مریض تندرست ہو گیا۔

اس مریض کی روداد میں دلچسپ ترین بات یہ ہے کہ اسے پورا ہندوستان گھمایا۔ہزاروں روپیہ اپنی گرہ سے خرچ کیا۔تا کہ وہ یہ جان سکیں کہ دوسرے طبیب اس بیماری کا کیا علاج کرتے ہیں؟ آپریشن کے دوران اوزاروں کا صاف ہونا ایک مشکل مسئلہ ہے۔ہسپتالوں میں اس غرض کے لئے لاکھوں روپے کے آلات نصب کئے جاتے ہیں۔لیکن چاندی میں یہ منفرد صلاحیت ہے کہ وہ جراثیم کو خود ہلاک کر سکتی ہے۔اس لئے چاندی کے اوزار سے لگایا گیا زخم خراب نہیں ہوتا۔‘‘ (بیاض نورالدین 19)

جاگیر لینے سے انکار

’’حضرت خواجہ غلام فرید سجادہ نشین چاچڑاں شریف کے مشورہ پر نواب بہاولپور نے ان کو اپنے علاج کے لئے مدعو کیا۔شفایاب ہونے پر ان کو خواہش ہوئی کہ حکیم نورالدین صاحب ریاست بہاولپور ہی میں بس جائیں تا کہ اور لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔نواب صاحب نے چاہا کہ ان کو ہزاروں ایکڑ کی ایک جاگیر دے کر فکر معاش سے آزاد کر دیں۔انہوں نے کہا:

اب تو آپ اپنی ضرورت کے لئے چل کر بھی میرے پاس آتے ہیں اور جب میں ریاست کا ایک ذیلی جاگیردار ہوا تو حاضری دینا میرا فرض ہو گا .... میں سرمایے کے بدلے وقار کا سودا کرنے سے معذور ہوں۔‘‘
(بیاض نورالدین صفحہ 20)

پاگل پن کا علاج

’’پونچھ کے راجہ کا ولی عہد پاگل پن کی وجہ سے لاعلاج قرار دیا جا چکا تھا۔راجہ کی گدی آئندہ خطرہ میں تھی۔مہاراجہ کشمیر کی ہدایت پر اس کا علاج کرنے گئے تو وہ لڑکا ایک ماہ میں شفایاب ہو گیا۔اس نے تحفہ میں جو کچھ دیا وہ مطبع مجتبائی دہلی کو بھیج دیا تا کہ وہ (دین) پر عیسائی پادریوں کے سوالات کے جواب میں ایک زبردست تالیف ’’فصل الخطاب فی رد اہل الکتاب‘‘ چار جلدوں میں طبع کر کے مفت تقسیم کے لئے تیار کریں۔‘‘
(بیاض نورالدین صفحہ 20)

طب اور توحید

حضور فرماتے ہیں۔

’’طب کے پیشہ میں دو بار مجھ کو اللہ تعالیٰ نے مار مار کر توحید سکھلائی اور دونوں واقعوں سے اعتماد علی المخلوق اللہ تعالیٰ نے میرے دل سے بالکل نکال دیا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص کو محرقہ تپ تھی اور وہ ایک بڑا امیر کبیر آدمی تھا۔میں نے اس کے علاج میں بہت ہی زور لگایا اور مجھ کو یقین تھا کہ ساتویں دن اس کو بحران ہو جائے گا۔ساتویں روز کی رات میں شام ہی سے اس کو خوب اضطراب شروع ہوا اور میں نے اس کو فال نیک سمجھا۔اس کے گھر والے تو اس علم سے ناواقف تھے۔انہوں نے رات ہی کو ایک طبیب (اس طبیب کا نام کرم علی تھا یہ پنڈ دادنخاں کا ایک خاندانی طبیب تھا) کو بلایا۔وہ آخر شب وہاں پہنچا۔بڑا تجربہ کار آدمی تھا۔اس کو یقین ہو گیا کہ مریض کے عوارض تو روبہ انحطاط ہیں اب بحران شروع ہونے والا ہے۔آتے ہی اپنے پاس سے ایک پڑیہ بہت جلدی نکال کر وہاں بید مشک رکھا ہوا تھا اس کے ساتھ کھلائی۔میری طرف دیکھ کر ہنسا اور ان سے کہا کہ یہ کیا تپ ہے ابھی ہماری پڑیہ سے ٹوٹ جائے گا۔کچھ وقفہ کے بعد اس کو بحران شروع ہوا۔گھر والوں نے سمجھا کہ اس حکیم کے پاس اکسیر کی پڑیہ تھی۔واللہ نورالدین کو آج چھ روز ہوئے۔کس قدر اس نے زور لگایا اور ذرا بھی فائدہ نہ ہوا اور آج کی رات تو بڑی تکلیف کی تھی۔اس حکیم نے بھی بحران کے بعد بہت بڑا انعام مانگا۔مجھ کو یہ انعام ملا کہ مخلوق پر بھروسہ نہ کرنا۔
(مرقاۃ الیقین صفحہ 159-160)

لاہور سے انگریز ڈاکٹر

کا بلوایا جانا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

’’ابتداء میں (آپ کو) صرف پسلی کے درد کی تکلیف اور گاہے گاہے ہلکی حرارت اور قے وغیرہ کی شکایت تھی جو آہستہ آہستہ سل کی صورت اختیار کر گئی اور اس بیماری نے اس قدر زور پکڑ لیا کہ پھر اس کے بعد آپ بستر سے نہ اٹھ سکے‘‘۔

جب ضعف بہت ترقی کر گیا، آواز بھی نحیف ہو گئی اور غذا بھی برائے نام رہ گئی تو 14 فروری 1914ء کو حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی لاہور بھجوائے گئے تا احباب لاہور کے مشورہ سے کسی ماہر انگریز ڈاکٹر کو بلا لائیں۔چنانچہ ڈاکٹر ملول صاحب لے جائے گئے۔ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ساتھ تھے۔انگریز ڈاکٹر نے کافی دیر تک معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ پھیپھڑا ٹھیک ہے۔نبض اچھی ہے۔معدہ میں کچھ قصور ہے اور بڑھاپے کی وجہ سے اعصاب میں کمزوری۔پھر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سے مشورہ کیا اور وہی نسخہ تجویز کیا جو پہلے استعمال ہو رہا تھا اور مقوی غذا بتائی۔

محترم مولوی محمد یعقوب صاحب انچارج صیغہ زودنویسی ربوہ نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی طرف منسوب کر کے بیان فرمایا کہ انگریز حضور کا کافی دیر تک معائنہ کرتا رہا۔جب وہ اپس چلا گیا تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ:

’’اس ڈاکٹر نے محض اپنی فیس وصول کرنے کے لئے میرے معائنہ پر اتنا وقت صرف کیا ہے ورنہ جو مرض مجھے ہے اس کی تشخیص تو اتنی آسان ہے کہ جب میں مطب میں بیٹھا ہوا کام کر رہا ہوتا ہوں اور کوئی شخص باہر سے آ کر مجھے کہتا ہے۔مولوی صاحب! سلام۔تو

مجھے آنکھ اٹھا کر اسے دیکھنے بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ میں اس کی آواز سے ہی پہچان جاتا ہوں کہ اسے یہ مرض ہے۔''

(حیات نور صفحہ 693-694)

دیگر طبوں کا استعمال

حضور فرماتے ہیں

ایک بیمار ایسے فالج میں گرفتار ہوا جس کا فالج پاؤں کے اطراف عصابہ سے شروع ہوا اور روز مرہ بڑھتا گیا۔ پھر ہاتھ بھی مفلوج ہو گئے۔ اس کے باپ نے میری طرف رجوع کیا۔ طب یونانی اس مرض سے جہاں تک میرا خیال ہے خاموش ہے۔ قواعد کلیہ سے کام لینا اس وقت میری طاقت سے باہر تھا۔ تیمار دار ڈاکٹروں کا منکر تھا۔ ڈاکٹری مسودہ بھی اس وقت میری سمجھ میں پورا نہ آیا۔ غرض میں نے کسٹر آئل، کلونجی اور شہد پلایا اور مسہل کے بعد اس کے فقرات ظہر پر ایک پلسٹر لگا دیا جس سے اس کا سانس ٹھہر گیا۔ پھر اسے کچھ کونین اور فولا دو تین روز حب فرفیون ہفتہ میں دو بار دینا شروع کیا۔ یہی اصول علاج تھے جو اس وقت کئے اور کامیابی ہوئی۔ (مرقاۃ الیقین صفحہ 162)

ایک اہم نکتہ

ایک مرتبہ طالب علموں میں مباحثہ ہوا کہ اہل کمال اپنا کمال کسی کو بتاتے ہیں یا نہیں؟ میرا دعویٰ تھا کہ اہل کمال تو اپنا کمال سکھانے اور بتانے کے لئے تڑپتے ہیں مگر کوئی سیکھنے والا نہیں ملتا۔ باقی تمام طالب علم کہتے تھے کہ سیکھنے والے بہت ہیں مگر وہ سکھاتے ہی نہیں۔ میں نے کہا تم یوں تو مانتے نہیں اور نہ تم ہارنا جانتے ہو۔ کوئی صاحب کمال بتاؤ۔ اس کے پاس چل کر اسی سے فیصلہ کرائیں۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ یہاں امیر شاہ صاحب عامل ایک باکمال ہیں۔ ان کا ایک باغیچہ شہر کے اندر تھا۔ سب طالب علم ان کے مکان پر چلے گئے۔ وہ ایک لکڑی کے تخت پر تکیہ لگائے لیٹے ہوئے تھے اور پاس ہی زمین پر ایک چھوٹی سی چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ جو ہمارے بڑے بڑے طالب علم اور زیادہ مستحق تھے وہ فوراً سب سے پہلے چٹائی پر بیٹھ گئے۔ باقی بہت سے طالب علم زمین پر ہی بیٹھ گئے۔ چونکہ مجھ کو زمین پر بیٹھنے کی قطعاً عادت نہ تھی اور اب بھی مجھے بڑی نفرت ہوتی ہے۔ میں سامنے کی ایک کچی دیوار کے پاس کھڑا رہا۔ جب سب بیٹھ گئے تو امیر شاہ صاحب نے بڑی حقارت سے کہا۔ ''اوملو! کس طرح آئے''۔ میں نے عرض کیا۔ ایک مقدمہ ہے جس میں یہ سب لوگ مدعی اور میں مدعا علیہ ہوں یا میں مدعی ہوں اور یہ سب مدعا علیہ ہیں۔ آپ سے فیصلہ چاہتے ہیں۔ تب انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کھڑے کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا کہ چٹائی بہت چھوٹی ہے جو ہمارے اعزاز کے قابل طالب علم تھے۔ وہ بیٹھ گئے اب کوئی جگہ نہیں اس لئے میں کھڑا ہوں۔

انہوں نے فرمایا تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ میں فوراً تخت پر ان کے پاس جا بیٹھا۔ طالب علموں کا تو اس وقت فیصلہ ہو گیا۔ مگر انہوں نے مقدمہ سن کر صاف لفظوں میں مجھ سے کہا کہ تم سچے ہو اور یہ سب غلطی پر ہیں۔ میں نے کہا بس فیصلہ ہو گیا۔ اب جاتے ہیں۔ میں جب اٹھ کر چلنے لگا تو انہوں نے مجھ کو پھر بٹھایا اور خود اٹھ کر ایک قریب کی کوٹھڑی میں گئے وہاں سے ایک قلمی ضخیم کتاب لائے۔ میں نے اس کو دیکھا تو عملیات کی کتاب تھی۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری ساری عمر کا اندوختہ یہی ہے اور میں یہ کتاب تم کو دیتا ہوں۔ میں نے کہا میں تو طالب علم ہوں۔ ابھی پڑھتا ہوں مجھ کو اس کی ضرورت نہیں۔ یہ سن کر وہ چشم پر آب ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم تم کو دیتے ہیں اور تم لیتے نہیں۔ یہ لوگ مانگتے ہیں اور ہم ان کو دیتے نہیں۔ پھر بھی جب میں اٹھنے لگا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک بات عملیات کے متعلق کہتے ہیں۔ اس کو سن لو۔ جب کوئی شخص تمہارے پاس کسی غرض کے لئے آئے تو تم کو چاہئے کہ تم جناب الٰہی کی طرف جھک جاؤ اور یوں التجا کرو کہ الٰہی میں نے اس کو نہیں بلایا۔ تو نے خود بھیجا ہے۔ جس کام کے لئے آیا ہے اگر وہ کام تجھ کو کرنا منظور نہیں تو جس گناہ کے سبب میرے لئے تو نے یہ سامان ذلت بھیجا۔ میں اس گناہ سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر بھی دوبارہ تمہاری اس دعا مانگنے کے بعد وہ شخص اصرار کرے تو دوبارہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگ کر اس کو کچھ لکھ دیا کرو۔ مجھ کو امیر شاہ صاحب کے بتائے ہوئے اس نکتہ نے آج تک بڑا فائدہ دیا۔ مگر ان طلباء نے مطلق توجہ نہیں کی اور ان کو کچھ بھی خبر نہ ہوئی کہ انہوں نے کیا بتا دیا۔ جب وہاں سے باہر نکلے تو طالب علموں نے میری نسبت کہا کہ اس کو حب کا عمل آتا ہے ہے اس نے کھڑے ہو کر ان پر بھی حب کا عمل ڈالا اور وہ اس کے قابو میں آ گئے اور اسی واسطے یہ ہمیشہ بڑے بڑے امیروں اور معززوں میں رہتا ہے اور سب اس کی خاطر کرتے ہیں۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ 94-95)

مجربات نورالدین
حصہ اول۔ دوم۔ سوم

سن اشاعت=1909ء

مرتبہ= مفتی فضل الرحمٰن صاحب ایڈیٹر رسالہ طبیب حاذق

حضرت خلیفہ اول کی بیاض خاص سب سے پہلے رسالہ ''طبیب حاذق'' قادیان میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے 1905-06ء میں شائع کی تھی۔ بعد میں حضور کی اجازت سے انہوں نے 1909ء میں اسے ''مجربات نورالدین'' کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر دیا۔ 1924ء میں آپ نے ''بیاض نورالدین'' حصہ اول کے نام سے یہی کتاب دوبارہ کتابی صورت میں شائع کی اور 1925ء میں بیاض نورالدین کا دوسرا حصہ شائع کیا۔ حصہ اول کے 316 اور حصہ دوم کے 268 صفحات ہیں۔ ان میں مجربات نورالدین کی مکمل نقل کے علاوہ بہت سے اضافے بھی ہیں۔ جو حضرت خلیفہ اول نے اپنی بیاض میں خود فرمائے تھے۔

شفاء الملک جناب حکیم محمد حسین صاحب قرشی کا حوالہ

''حکیم (نورالدین) صاحب موصوف دور گزشتہ کے ان تین چار طبیبوں میں سے ہیں جن کا اسم گرامی ہندوستان کے طول و عرض میں غیر معمولی شہرت حاصل کئے ہوئے تھا۔ لکھنؤ میں حکیم عبدالعزیز صاحب، دہلی میں حکیم عبدالمجید خان صاحب اور پنجاب میں حکیم نورالدین صاحب۔ یہی تین ایسے طبیب تھے جو دوسرے سب طبیبوں سے ممتاز اور معالجہ میں شہرۂ آفاق تھے۔''

(بیاض خاص صفحہ 27 بحوالہ حیات نور صفحہ 770)

طبیبِ بے مثال

اخبار ''بھارت'' نے 20 مارچ 1914ء کی اشاعت میں آپ کو ''طبیب بے مثال'' قرار دیا۔

خصوصیت سے قابل ذکر باتیں

اخبار ''طبیب'' دہلی رقمطراز ہے:

''افسوس کہ ہندوستان کے ایک مشہور معروف طبیب مولوی حاجی حکیم نورالدین صاحب جو علوم دینیہ کے بھی متبحر عالم باعمل تھے اور جماعت احمدیہ کے محترم پیشوا۔ کچھ عرصہ عوارض ضعف پیری میں مبتلا رہ کر آخر جمعہ گزشتہ کو قریباً اسی سال کی عمر پا کر رحلت فرما گئے۔ حکیم صاحب مغفور بلالحاظ احمدی و غیر احمدی یا مسلم یا غیر مسلم سب کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ کے طریق علاج میں یہ چند باتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:

ا۔ یار و اغیار، مومن و کافر سب کو ایک نظر دیکھنا

ب۔ طب یونانی و ویدک کے علاوہ مناسب موقعہ پر ڈاکٹری مجربات سے بھی ابنائے ملک و ملت کو مستفید فرمانا۔

ج۔ بعض خطرناک امراض کا علاج قرآن شریف سے استخراج کرنا۔

د۔ دوا کے ساتھ دعا بھی

ہ۔ علاج معالجہ کے معاملے میں کسی کی دنیوی وجاہت سے مرعوب نہ ہونا۔

ر۔ مریضوں سے مطلق طمع نہ رکھنا اور آپ کا اعلیٰ درجہ توکل و استغناء۔

ز۔ نادار و مستحق مریضوں کا نہ صرف علاج مفت کرنا بلکہ اپنی گرہ سے بھی ان کی دستگیری و پرورش کرنا خصوصاً طلباء قرآن و حدیث و طب کی۔

''خدا تعالیٰ حکیم صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے۔ (شمارہ 23 مارچ 1914ء)

''علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ'' نے لکھا:

''قطع نظر اپنے مختص الفرقہ بعض خاص معتقدات کے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ حکیم صاحب مرحوم ایک نہایت بلند پایہ عالم عامل اور علوم دینیہ کے بہت بڑے خادم تھے۔ اس پیرانہ سالی اور ضعف و مرض کی حالت میں بھی آپ کا بیشتر وقت تعلیم و تعلم میں صرف ہوتا تھا اور ایک طبیب حاذق ہونے کی حیثیت سے بھی آپ خلق اللہ کی بہت خدمت بجالاتے تھے۔ اس لحاظ سے مرحوم کا انتقال واقعی سخت رنج و ملال کے قابل ہے۔''

(حیات نور صفحہ 766)

غزل

مجھ کو حیرت ہے کتنا پیاسا ہے
آدمی اپنا خون پیتا ہے

ناخدا پر جنہیں بھروسہ ہے
وہ نہیں جانتے خدا کیا ہے

یہ غزل تو نہیں، کہ شعروں میں
لحنِ منصور گنگناتا ہے

گونگے بہروں میں پھنس گئے آ کر
کون اپنی زباں سمجھتا ہے

کوئی ڈوری ہلا رہا ہے ندیمؔ!
آدمی تو فقط کھلونا ہے

انور ندیمؔ علوی

مکرم طارق احمد طاہر صاحب

تحریک وقف نو اور والدین کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 3/ اپریل 1987ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں تحریک وقف نو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو۔"

(خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء)

قرآن کریم میں بعض انبیاء اور اولیاء کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے کہ جنہوں نے اپنی اولادوں کو دین حق کے لئے پیش کیا اور بچپن سے انہیں اس عظیم الشان مقصد کے لئے تیار کیا۔ اس حوالے سے حضرت مریم کی والدہ کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ:۔

اے مرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں اسے دنیا کی آلائشوں سے آزاد کرتے ہوئے تیرے لئے وقف کرتی ہوں اب تو اسے میری طرف سے قبول فرما! یقیناً تو بہت زیادہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو احسن رنگ میں قبول فرمایا اور اس کے نتیجہ میں حضرت مریمؑ جیسی عظیم الشان اولاد پیدا ہوئی۔ جن کی کفالت حضرت زکریاؑ نے کی جو کہ اللہ کے نبی تھے۔

حضرت زکریاؑ اس بچی کی پاکیزگی دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے بھی خواہش کی کہ کاش میرے بھی ایسی ہی عظیم الشان اولاد ہوتی جو کہ خادم دین ہوتی اور میرے بعد میری وارث بنتی۔ اس خواہش کا اظہار حضرت زکریاؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے رنگ میں کیا کہ اے اللہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ اس قابل نہیں ہوں کہ اولاد پیدا کر سکوں۔ میری بیوی بھی عاقر یعنی بانجھ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اے میرے رب میں تجھ سے دعا کرنے کے معاملہ میں کبھی مایوس نہیں ہوا۔

اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے ایسے پیار اور محبت کی نظر سے دیکھا کہ فرمایا ہم تجھے یحییٰ کی خوشخبری دیتے ہیں۔ نہ صرف بیٹے کی خوشخبری دی بلکہ نام بھی تجویز فرما دیا۔ بہت ہی عظیم الشان پیار اور محبت کا انداز ہے۔ ہمارے ماحول میں جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو نام کے لئے لوگ للّٰہی محبت کی وجہ سے جو انہیں خلیفہ وقت سے ہوتی ہے۔ لکھتے ہیں کہ حضور بچے کا نام عطا فرمائیں۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے خود ہی نام بھی عطا فرما دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اولاد وقف کرنا اسے نہایت پسندیدہ امر ہے اور آج جماعت احمدیہ دنیا کے پردے پر وہ واحد جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سنت کو بھی زندہ رکھے ہوئے ہے اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف نو کی عظیم تحریک فرمائی تو افراد جماعت نے خلیفۂ وقت کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو خدا کے حضور وقف کرنا شروع کر دیا اور آج ان بچوں کی تعداد چونتیس ہزار کے لگ بھگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

شروع میں یہ تحریک دو سال کے لئے تھی لیکن بعد ازاں اسے مستقل کر دیا گیا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پیدائش سے قبل وقف کے لئے پیش کیا جائے۔

صرف وقف کر دینے سے کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ حضرت خلیفہ رابع نے والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"ماں باپ کو مل کر عہد کرنا ہوگا دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہئے تا کہ اس سلسلہ میں پھر یکجہتی پیدا ہو اولاد کی تربیت میں اور بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں"۔

(خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء)

آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس تحریک کو شروع ہوئے 21 سال ہو چکے ہیں اور وقف نو کی ایک نسل جوان ہو چکی ہے اور ان کا جائزہ لے کر بڑی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ کہاں کہاں کمزوریاں رہ گئی اور آئندہ کے لئے ان کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں۔ پہلے سے زیادہ محنت اور دعا کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی ضرورت ہے۔ اگر آج ہم حضرت خلیفہ رابع کے ان ارشادات کا بغور مطالعہ کریں جو حضور نے اس تحریک کا آغاز کرتے ہوئے خاص طور پر تربیت کے حوالے سے فرمائے اور ان پر عمل کرنا شروع کر دیں تو آئندہ نسل کو بہتر رنگ میں سنبھالا جا سکتا ہے۔ حضور نے 10 فروری 1989ء کو خطبہ جمعہ میں واقفین کے والدین پر عائد ہونے والی ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔

قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں۔ آپ بازار سے شاپنگ کرتے ہیں۔ عام چیز جو گھر کے لئے لیتے ہیں اسے باقاعدہ خوبصورت کاغذوں میں لپیٹ کر اور فیتوں سے باندھ کر سجا کر آپ کو پیش نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب آپ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے تحفہ لینا ہے تو پھر دکاندار بڑے اہتمام سے اس کو سجا کر پیش کرتا ہے۔ پس قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔

انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 10 فروری 1989ء)

اب تقویٰ سے ان کو کیسے سجایا جائے؟

بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے بڑا ہوگا تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اور دو تین سال کی عمر تک اس پر بالکل توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ اصل دور تربیت کا وہی ہوتا ہے اور اسی دور میں ان کو اپنے اعمال کے ذریعہ تقویٰ کے زیور سے سجایا جا سکتا ہے۔ بچہ جب بڑا ہوتا ہے اور گھر سے باہر نکلنا شروع کرتا ہے تو پھر وہ باہر کے ماحول کا اثر لے گا اور اسی کے مطابق حرکات کرے گا۔

پیارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ہمیں بچوں کی تربیت کا عظیم الشان گر اپنے ایک ارشاد میں سکھا دیا ہے جب فرمایا کہ بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں .... کہو اور بائیں کان میں تکبیر۔ بچے کی پیدائش کے معاً بعد عربی الفاظ اس کے کان میں کہنے کا کیا مطلب؟ لیکن آج سائنس نے بھی یہ بات ثابت کر دی ہے کہ بچہ نہ صرف پیدائش کے بعد بلکہ پیدائش سے قبل ماں کے پیٹ میں ہی والدین کا اثر قبول کرنا شروع کر دیتا ہے۔

تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کا یہی مقصد ہے کہ پیدا ہوتے ہی ان کی تربیت کی طرف توجہ کرو اور یہ نہ سمجھنا کہ بچہ کچھ سمجھ نہیں سکتا بلکہ وہ اس پیغام کو سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں ایک موحد گھرانے میں پیدا ہوا ہوں۔

اب بچپن سے ان کی تربیت کیسے کی جا سکتی ہے۔ اس حوالے سے حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا:۔

تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں۔ اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے .... اس لئے یاد رکھیں کہ بچوں کی تربیت کے لئے آپ کو اپنی تربیت ضرور کرنی ہوگی"۔

(خطبہ جمعہ 8 ستمبر 1989ء)

تو اس لحاظ سے آپ نے تربیت کرنے کا بنیادی اصول یہ بتایا کہ اگر تم نے بچوں کی تربیت کرنی ہے تو اپنی تربیت کرو ایک بچے کے سامنے جب پہلے دن سے اس کی والدہ صبح نماز کے لئے اٹھتی ہے۔ تلاوت کرتی ہیں۔ کھانے کی، کھانے کے بعد، حسب موقع دعائیں پڑھتی ہیں تو بچہ لازماً اپنی ماں کی نقل میں وہی کام کرے گا۔

پھر بچوں کی تعلیم کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"واقفین بچوں کی علمی بنیاد وسیع ہونی چاہئے .... بچپن ہی سے ان واقفین بچوں کو جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے"۔

(خطبہ جمعہ 10 فروری 1989ء)

پھر بعض دوسرے تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کے علاوہ واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا۔ اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا۔ خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے .... تو اس پہلو سے بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے" .... واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔" (خطبہ جمعہ 10 فروری 1989ء)

پھر بعض والدین اپنی بیٹیوں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ان کو کس میدان میں بھیجا جائے؟ تو حضرت خلیفہ رابع نے اس کا جواب بھی اپنے خطبے میں فرمایا:۔

"بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ علمی کام سکھائیں اور علم تو بڑھانا ہی ہے لیکن علم سکھانے کا نظام جو ہے جس کو بی ایڈ یا ایم ایڈ کہا جاتا ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے۔ ان میں ان کو داخل کریں۔ .... پھر ڈاکٹروں کی ضرورت ہے .... ان بچیوں کو ڈاکٹر بنایا جائے .... علمی کام میں ہمیں واقفین بیٹیاں بہت کام آ سکتی ہیں"۔

(خطبہ جمعہ 8 ستمبر 1989ء)

پھر بعض بچے جامعہ کے لئے منتخب نہیں ہو پاتے تو ان کے والدین پوچھتے ہیں کہ اب کیا کریں۔ تو جامعہ کے علاوہ بہت سے شعبہ جات ہیں جن میں جماعت کو ضرورت ہے مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، اساتذہ۔ کمپیوٹر کے ماہرین، پیرامیڈیکل سٹاف، مترجمین، زبان دان وغیرہ۔

اس حوالے سے والدین سے درخواست ہے کہ وہ وکالت وقف نو سے مسلسل رابطہ رکھیں اور بچے کی تعلیمی سرگرمیوں اور مستقبل کے رجحان سے آگاہ کرتے رہیں۔

بچے کے ساتھ محبت اور پیار کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی فائل ہر لحاظ سے مکمل رکھیں اور اس کے کاغذات اس میں سنبھال کر رکھیں۔

بانی تحریک وقف نو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے الفاظ میں دعا ہے کہ

"اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ان ہتھیاروں سے مزین ہوں جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں اور پھر ان پر ان کو کامل دسترس ہو۔" آمین

(خطبہ جمعہ 10 فروری 1989ء)

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 89736 میں شمشاد احمد

ولد لطیف احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی سلام ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-4-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شمشاد احمد۔گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی انجم۔گواہ شد نمبر 2 احسان اللہ تنویر

مسل نمبر 89737 میں اعجاز احمد منہاس

ولد طارق احمد منہاس قوم منہاس پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-9-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔اعجاز احمد منہاس۔گواہ شد نمبر 1 محمد خالد قمر۔گواہ شد نمبر 2 رشید احمد تنویر

مسل نمبر 89738 میں اسد احمد سفیان

ولد طارق احمد منہاس قوم منہاس پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-9-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔اسد احمد سفیان۔گواہ شد نمبر 1 محمد خالد قمر۔گواہ شد نمبر 2 رشید احمد تنویر

مسل نمبر 89739 میں بشریٰ رحمٰن

بنت بشارت احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔بشریٰ رحمٰن۔گواہ شد نمبر 1 ذوالفقار علی۔گواہ شد نمبر 2 علیم الدین

مسل نمبر 89740 میں امتہ القیوم

زوجہ نذر محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-9-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 تولے مالیتی اندازاً-/88000 روپے (2) نقد رقم-/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امتہ القیوم۔گواہ شد نمبر 1 سلطان بشیر احمد طاہر وصیت نمبر 33325 گواہ شد نمبر 2 وقاص احمد

مسل نمبر 89741 میں آصفہ یعقوب

بنت حکیم یعقوب احمد ناصر قوم گورایہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 121۔ج۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخمیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/5000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔آصفہ یعقوب۔گواہ شد نمبر 1 حکیم یعقوب احمد ناصر والد موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 یوسف شہزاد احمد

مسل نمبر 89742 میں سامیہ یعقوب

بنت یعقوب احمد ناصر قوم گورایہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 121۔ج۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سامیہ یعقوب گواہ شد نمبر 1 حکیم یعقوب احمد ناصر والد موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 یوسف شہزاد احمد

مسل نمبر 89743 میں عصمت پروین

زوجہ مظہر اقبال راں قوم راں جٹ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-8-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/4000 روپے (2) طلائی زیور 2 تولے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عصمت پروین۔گواہ شد نمبر 1 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ۔گواہ شد نمبر 2 مرزا محمود احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 89744 میں سعدیہ الماس امجد

زوجہ امجد اقبال قوم بسراء پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-8-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ بصورت زیور-/50000 روپے (2) طلائی زیور 11 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سعدیہ الماس امجد۔گواہ شد نمبر 1 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ۔گواہ شد نمبر 2 مرزا محمود احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 89745 میں زرقا خان

زوجہ تحسین احمد خان قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ویلنشیا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-8-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 30 تولے بشمول حق مہر اداشدہ بصورت زیور (2) نقد رقم-/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔زرقا خان۔گواہ شد نمبر 1 تحسین احمد خان خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد

مسل نمبر 89746 میں صبا عمر

زوجہ عمر عبداللہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔صبا عمر۔گواہ شد نمبر 1 عمر آصف۔گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد خان

مسل نمبر 89747 میں امتہ الرحیم بشریٰ

زوجہ تنویر احمد خان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 تولے مالیتی اندازاً-/200000 روپے (2) حق مہر-/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امتہ الرحیم بشریٰ۔گواہ شد نمبر 1 عطاء الکریم راشد۔گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 89748 میں فائزہ اسعد

زوجہ اسعد خالد قوم نون پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ویلنشیا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 60 تولے (2) حق مہر-/200000 روپے (3) نقد رقم-/30000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔فائزہ اسعد۔گواہ شد نمبر 1 اسعد خالد خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 خالد محمود بسراء

مسل نمبر 89749 میں فرحت شکور

بیوہ عبدالشکور (مرحوم) قوم یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واپڈا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 7 تولے مالیتی اندازاً-/150000 روپے (2) رقم حق مہر اداشدہ -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/40000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔فرحت شکور۔گواہ شد نمبر 1 احمد سعید اختر۔گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد خان

مسل نمبر 89750 میں امتہ الوحید

زوجہ محمد حمید قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیسپاک سوسائٹی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ

قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/8000 روپے (2) طلائی زیور 3 تولے مالیتی -/50000 روپے (3) 10 مرلہ پلاٹ واقع لاہور مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الوحید۔ گواہ شد نمبر 1 تنویر احمد بسراء۔ گواہ شد نمبر 2 احمد سعید اختر

مسل نمبر 89751 میں آمنہ انور

بنت انور احمد گھمن قوم گھمن پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایگریکس ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-4-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آمنہ انور۔ گواہ شد نمبر 1 انور احمد گھمن والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 بلال احمد گھمن

مسل نمبر 89752 میں سامعہ انور

بنت انور احمد گھمن قوم گھمن پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایگریکس ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-4-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سامعہ انور۔ گواہ شد نمبر 1 انور احمد گھمن والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 بلال احمد گھمن

مسل نمبر 89753 میں فوزیہ شکیل

زوجہ شکیل پاشا قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/100000 روپے (2) طلائی زیور 28 تولے مالیتی اندازاً -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فوزیہ شکیل۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء الکریم راشد۔ گواہ شد نمبر 2 شکیل پاشا خاوند موصیہ

مسل نمبر 89574 میں رشید احمد رندھاوا

ولد مولوی محمد عبداللہ قوم رندھاوا پیشہ زمیندارہ عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 78 جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-8-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 9/ ایکڑ اندازاً مالیتی -/1500000 روپے (2) رہائشی مکان 16 مرلہ اندازاً مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/70000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رشید احمد رندھاوا۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اختر معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 رانا نداء الحق ندیم مربی سلسلہ

مسل نمبر 89755 میں فرحان احمد

ولد ریاض احمد قوم وڑائچ پیشہ مزدوری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فرحان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 قاسم احمد ساہی وصیت نمبر 31502۔ گواہ شد نمبر 2 سجاد احمد سہرانی

مسل نمبر 89756 میں وحیدہ شاہد

زوجہ شاہد محمود قوم وینس پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/195925 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ وحیدہ شاہد۔ گواہ شد نمبر 1 سیف الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 محمد مومن عادل

مسل نمبر 89757 میں شاہدہ پروین

زوجہ داؤد احمد قوم سراء پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/15000 روپے (2) طلائی زیور ڈیڑھ تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہدہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 45826 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد قمر وصیت نمبر 62738

مسل نمبر 89758 میں زاہد لقمان

ولد داؤد احمد قوم سراء پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-8-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زاہد لقمان۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 45826۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد قمر وصیت نمبر 62738

مسل نمبر 89759 میں فرحانہ مقصود

زوجہ مقصود احمد قوم سراء پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-8-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 8 تولے مالیتی -/120000 روپے بشمول حق مہر اداشدہ بصورت زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرحانہ مقصود۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بھٹی

مسل نمبر 89760 میں صباء نور

بنت طاہر یعقوب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-8-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صباء نور۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد قمر مربی سلسلہ

مسل نمبر 89761 میں طیبہ نورین

بنت خالد محمود قوم بھٹی پیشہ ٹیچر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ نورین۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 میر عبدالحفیظ

مسل نمبر 89762 میں نادیہ شاہد

زوجہ شاہد رفیق قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/30000 روپے (2) طلائی زیور مالیتی -/5500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نادیہ شاہد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد رفیق خاوند موصیہ

مسل نمبر 89763 میں محمد شریف احمد

ولد فقیر اللہ (مرحوم) قوم قریشی پیشہ پنشنر عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوسمن آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5070 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ محمد شریف احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد حفیظ وصیت نمبر 30801۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد وصیت نمبر 46012

مسل نمبر 89764 میں آصف محمود

ولد خالد محمود قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رشید پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آصف محمود۔ گواہ شد نمبر 1 محمد عابد۔ گواہ شد نمبر 2 فرخ ناصر وصیت نمبر 36424

مسل نمبر 89765 میں سید طارق وسیم شاہ

ولد سید عبدالواجد زیدی قوم سید پیشہ کاروبار عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شام نگر چوبرجی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ساڑھے سات مرلہ مکان مالیتی اندازاً -/6500000 روپے کا 1/2 حصہ (2) کار اندازاً مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید طارق وسیم شاہ۔ گواہ شد نمبر 1 ملک امان اللہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 31888۔ گواہ شد نمبر 2 ضرغام اللہ خان وصیت نمبر 44991

مسل نمبر 89766 میں دانش لبنیٰ

زوجہ سید طارق وسیم شاہ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شام نگر چوبر جی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-8-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 31 تولے مالیتی اندازاً -/682000 روپے (2) از ترکہ والد نقدرقم ملی -/70000 روپے (3) حق مہر اداشدہ -/25000 روپے (4) نقدرقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ دانش لبنیٰ۔ گواہ شد نمبر 1 ملک امان اللہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 31888۔ گواہ شد نمبر 2 سید موسیٰ وسیم

مسل نمبر 89767 میں مبشر احمد

ولد شفاء اللہ (مرحوم) قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ساڑھے چار مرلہ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/2000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالشافی۔ گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد رانا

مسل نمبر 89768 میں ھبۃ الرحمٰن کھرل

بنت منیر احمد کھرل قوم کھرل پیشہ ملازمت (عارضی) عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ھبۃ الرحمٰن کھرل۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسد اللہ خاں وصیت نمبر 28699۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمالک وصیت نمبر 17218

مسل نمبر 89769 میں محمد انور صابر

ولد بشیر احمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن جامی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع دارالیمن وسطی ربوہ مالیتی -/1400000 روپے (2) پلاٹ برقبہ 400 گز واقع کراچی مالیتی -/1500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/44135 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد انور صابر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکبر احسن وصیت نمبر 65330۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالقادر طاہر وصیت نمبر 47576

مسل نمبر 89770 میں طیبہ سُنبل

بنت محمد انور صابر قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن جامی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 500-18 گرام مالیتی -/32500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ سنبل۔ گواہ شد نمبر 1 محمد انور صابر والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 ظاہر علی انور

مسل نمبر 89771 میں سائرہ کنول

بنت محمد انور صابر قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن جامی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 200-15 گرام مالیتی -/26700 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سائرہ کنول۔ گواہ شد نمبر 1 ظاہر علی انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور صابر والد موصیہ

مسل نمبر 89772 میں سمیرا ماجد

ولد ملک عبدالماجد (مرحوم) قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حمیرا ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ترکہ والد مرحوم رہائشی مکان مالیتی اندازاً -/2500000 روپے کا شرعی حصہ (والدہ 2 بھائی 3 بہنیں حصہ دار ہیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمیرا ماجد۔ گواہ شد نمبر 1 ملک لطف المنان۔ گواہ شد نمبر 2 ملک طارق عمران

مسل نمبر 89773 میں فائزہ واہلہ

بنت محمد عاشق واہلہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن جامی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 500-3 گرام مالیتی -/6800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائزہ واہلہ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد عاشق واہلہ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد محسن واہلہ وصیت نمبر 33520

مسل نمبر 89774 میں غفور احمد کاہلوں

ولد منظور احمد قوم جٹ کاہلوں پیشہ کاروبار عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) کاروباری عمارت واقع کراچی مالیتی اندازاً -/60 لاکھ روپے کا 1/2 حصہ (2) کاروباری سامان مالیتی اندازاً -/15 لاکھ روپے کا 1/2 حصہ (3) مشترکہ زرعی اراضی سات ایکڑ واقع چک نمبر 376/T.D.A ضلع لیہ اندازاً مالیتی 10 لاکھ روپے کا حصہ (4) مشترکہ زرعی اراضی 4/ ایکڑ واقع چک چھور مغلیاں اندازاً مالیتی ساڑھے سات لاکھ روپے کا حصہ۔ جائیداد نمبر 3 نمبر 4 میں والدہ 4 بہنیں 2 بھائی حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ غفور احمد کاہلوں۔ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم بھٹی وصیت نمبر 49721

مسل نمبر 89775 میں شاہدہ غفور

زوجہ غفور احمد کاہلوں قوم بھٹی پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان برقبہ 120 مربع گز مالیتی اندازاً -/3000000 روپے (2) طلائی زیور 15 تولے مالیتی اندازاً -/300000 روپے (3) 2 عدد پلاٹس مالیتی اندازاً -/750000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہدہ غفور۔ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود

مسل نمبر 89776 میں مبشر احمد

ولد محمود احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رضوان سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12-8-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 صابر عثمان ہاشمی وصیت نمبر 32039۔ گواہ شد نمبر 2 محمد عارف جاوید وصیت نمبر 36722

مسل نمبر 89777 میں ہُما تالپور

بنت منیر احمد تالپور قوم تالپور پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 8 گرام مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ہُما تالپور۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد تالپور۔ گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد طارق وصیت نمبر 25912

مسل نمبر 89778 میں اسماء شفیق

زوجہ شفیق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن عمیر کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 16 تولے اندازاً مالیتی -/256000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اسماء شفیق۔ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد طارق وصیت نمبر 25912 گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد خان وصیت نمبر 22019

مسل نمبر 89779 میں کائنات ادریس سندھو

بنت محمد ادریس سندھو قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3/4 تولہ مالیتی اندازاً -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ کائنات ادریس سندھو۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 دانیال مبارک سندھو

مسل نمبر 89780 میں سمیہ ادریس سندھو

بنت محمد ادریس سندھو قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور ڈیڑھ تولہ مالیتی اندازاً -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمیہ ادریس۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد وصیت نمبر 51348

مسل نمبر 89781 میں ڈاکٹر امتہ الحئی

زوجہ خیر محمد قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمانیہ کالونی ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 48 گرام مالیتی اندازاً -/90000 روپے (2) حق مہر -/15000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/16000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ڈاکٹر امتہ الحئی۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد خالد وصیت نمبر 26807۔ گواہ شد نمبر 2 نثار احمد

مسل نمبر 89782 میں طاہرہ قمر

زوجہ قمر الزمان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ قمر۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد خالد وصیت نمبر 26807۔ گواہ شد نمبر 2 قمر الزمان خاوند موصیہ

مسل نمبر 89783 میں نازیہ تنویر

بنت محمود احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-12-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نازیہ تنویر۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد خالد۔ گواہ شد نمبر 2 قمر الزمان

مسل نمبر 89784 میں مبرور احمد بھٹی

ولد محمود احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹر عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D.H.A کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 500 گز واقع راولپنڈی اندازاً مالیتی -/1100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250000 روپے ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبرور احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 سید ودود احمد واسطی وصیت نمبر 28375۔ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد بھٹی وصیت نمبر 52800

مسل نمبر 89785 میں احمد منصور باجوہ

ولد منصور کرشن باجوہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D.H.A کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 500 گز واقع لاہور میں 1/2 حصہ مالیتی اندازاً -/2500000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/90000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احمد منصور باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 امین احمد تنویر وصیت نمبر 25467۔ گواہ شد نمبر 2 سید عبدالعزیز واسطی وصیت نمبر 28328

مسل نمبر 89786 میں سید احسن احمد

ولد سید محمد صادق شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D.H.A کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/84600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید احسن احمد۔ گواہ شد نمبر 1 سید ودود واسطی۔ گواہ شد نمبر 2 امین احمد تنویر مربی سلسلہ

مسل نمبر 89787 میں فوزیہ شعیب

زوجہ سید محمد شعیب عمیر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D.H.A کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/150000 روپے (2) طلائی زیور 550 گرام مالیتی -/968000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فوزیہ شعیب۔ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود بدر مربی سلسلہ وصیت نمبر 25544۔ گواہ شد نمبر 2 سید محمد سہیل عمیر

مسل نمبر 89788 میں شیخ ریحان ظفر سہگل

ولد شیخ ظفر احمد (مرحوم) قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) دکان واقع کراچی مالیتی -/800000 روپے (2) 2 عدد پلاٹس واقع کراچی مالیتی -/300000 روپے (3) بصورت سرمایا بمعہ پلاٹس 15 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/70000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شیخ ریحان ظفر سہگل گواہ شد نمبر 1 سعادت محمود ووہرہ وصیت نمبر 59134۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد ملک

مسل نمبر 89789 میں عبدالعلیم ظفر

ولد میاں عبدالمجید قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی نمبر $1\frac{1}{2}$ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالعلیم ظفر۔ گواہ شد نمبر 1 مسرور احمد وصیت نمبر 51332۔ گواہ شد نمبر 2 میاں عبدالمجید والد موصی وصیت نمبر 15544

مسل نمبر 89790 میں ملک جنید احمد

ولد ملک عبدالرزاق قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-7-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ملک جنید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ملک عبدالرزاق والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 عرفان احمد

مسل نمبر 89791 میں نورالدین احمد

ولد چوہدری محمد داؤد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نورالدین احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمود داؤد والد موصی وصیت نمبر 20518۔ گواہ شد نمبر 2 خلیل الدین احمد وصیت نمبر 29993

مسل نمبر 89792 میں صادق محمود ساجد

ولد عبدالماجد امجد قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-7-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/22000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ صادق محمود ساجد۔ گواہ شد نمبر 1 خادم حسین وصیت نمبر 58921۔ گواہ شد نمبر 2 سفیر الدین بھٹی وصیت نمبر 51066

مسل نمبر 89793 میں کوثر صادق

زوجہ صادق محمود ساجد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت 1983ء ساکن حلقہ ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-7-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے اندازاً مالیتی -/120000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ کوثر صادق۔ گواہ شد نمبر 1 صادق محمود ساجد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 سفیر الدین بھٹی وصیت نمبر 51066

مسل نمبر 89794 میں امتہ الباسط

زوجہ محمود احمد ریاض قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-8-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 040-94 گرام اندازاً مالیتی -/175000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الباسط۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ریاض خاوند موصیہ وصیت نمبر 65349 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد اسلم

مسل نمبر 89795 میں جمیل ارشاد

ولد ارشاد احمد قوم یوسف زئی پیشہ لیکچرار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایف ۔ بی ایریا کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 13-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) کار مالیتی -/450000 روپے (2) بینک بیلنس -/75000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔جمیل ارشاد۔گواہ شد نمبر 1 ذوالفقار احمد قریشی وصیت نمبر 29422۔گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد کاشف وصیت نمبر 27073

مسل نمبر 89796 میں فائزہ خاور

بنت خاور ممتاز قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایف بی ایریا کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 گرام مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔فائزہ خاور۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف مربی سلسلہ ۔گواہ شد نمبر 2 خاور ممتاز والد موصیہ

مسل نمبر 89797 میں سحر فاطمہ مبشر

بنت ملک مبشر ناصر احمد قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 گرام اندازاً مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔سحر فاطمہ مبشر۔گواہ شد نمبر 1 ملک مبشر ناصر احمد والد موصیہ وصیت نمبر 20033۔گواہ شد نمبر 2 عطاء ربی مبشر

مسل نمبر 89798 میں صبح نصر

بنت محمد نصر اللہ مہر قوم راجپوت پیشہ ملازمت (عارضی) عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ لیاقت آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 37-200 گرام مالیتی -/44650 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت عارضی ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔صبح نصر۔گواہ شد نمبر 1 محمد نصر اللہ مہر والد موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 اکرام اللہ مہر

مسل نمبر 89799 میں زیب النساء

بنت محمد منیر احمد خان قوم داؤ زئی پٹھان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت 2008ء ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔زیب النساء۔گواہ شد نمبر 1 شیخ شاہد احمد گواہ شد نمبر 2 خالد سمیع چوہدری وصیت نمبر 24942

مسل نمبر 89800 میں حمیرا امتیاز

بنت امتیاز احمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-8-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی ٹاپس مالیتی -/1600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔حمیرا امتیاز۔ گواہ شد نمبر 1 نور احمد۔گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد اعوان

مسل نمبر 89801 میں

Usman Abdullah

ولد Kwame Abdullah قوم ...... پیشہ مشنری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ...... میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1740-07 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Usman Abdullah۔گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر گواہ شد نمبر 2 Yaqub K. Entsie

مسل نمبر 89802 میں

Janet Adzoa Adadziwa

زوجہ Samuel N.Sowah قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/55 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Janet Adzoa Adadziwa گواہ شد نمبر 1 Ibrahim۔گواہ شد نمبر 2 Dawood Asare

مسل نمبر 89803 میں Hawa Suleman

زوجہ Suleman Ahmad قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 31-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) Cocoa فارم مالیتی -/4000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ Hawa Suleman۔گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کاہلوں ۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Farouq

مسل نمبر 89804 میں

Jamil Rahman Nyame

ولد Yusuf Esitum Nyame قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/75 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Jamil Rahman Nyame گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کاہلوں ۔گواہ شد نمبر 2 Musah Arhin

مسل نمبر 89805 میں Mariam Adjoa

بنت Abubakar Kwesi قوم ...... پیشہ فارمر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) زرعی فارم مالیتی -/120 غانین کرنسی (2) رہائشی کمرہ جات 3 عدد مالیتی -/900 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/55 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Mariam Adjoa۔گواہ شد نمبر 1 Alhassan Arthur۔گواہ شد نمبر 2 Musah Arhin

مسل نمبر 89806 میں Bilal Mankrado

ولد Joshua قوم ...... پیشہ میسن عمر 34 سال بیعت 1989ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/110 غانین کرنسی ماہوار بصورت میسن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Bilal Mankardo۔گواہ شد نمبر 1 Alhassan Arthur گواہ شد نمبر 2 Musah Otoo

مسل نمبر 89807 میں Mariam Otoo

زوجہ Elias Otoo قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/100 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/88 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔Mariam Otoo۔گواہ شد نمبر 1 Alhassan Arthur۔گواہ شد نمبر 2 Elias Otoo

مسل نمبر 89808 میں

Zahara Bahsir Deen

زوجہ Alhaj Bashir Deen قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 3-12-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Zahara Bashirdeen گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کاہلوں ۔ گواہ شد نمبر 2 Musah Arhin

مسل نمبر 89809 میں

Khadijah Jackson

بنت Henry Jackson قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 46 سال بیعت 2002ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-10-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Khadijah Jackson۔گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر 2 Musah Arhin

مسل نمبر 89810 میں Hawa Baidoo

زوجہ Abdul Sami Baidoo قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر

50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسیما ہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Hawa Baidoo۔گواہ شدنمبر1 ناصراحمد کاہلوں۔گواہ شدنمبر2 Musah Arhin

مسل نمبر 89811 میں

Mohammad Maregq

ولد Ghazaly Maregq قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت 2005ء ساکن Guinea Conakry بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-11-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) موٹرسائیکل مالیتی -/GNF 1500000۔اس وقت مجھے مبلغ -/G.N.F500000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Mohammad Maregq گواہ شدنمبر1 Mohammad Jalior۔گواہ شدنمبر2 طاہرمحمود عابد

مسل نمبر 89812 میں شیخ عمر کیتا

ولدسیکو کیتا قوم ...... پیشہ تجارت عمر 54 سال بیعت 2003ء ساکن مالی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 17-8-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1)مکان مالیتی اندازاً -/1500000 فرانک سیفا (2) موٹرسائیکل 1 عدد (3) T.V ایک عدد۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 فرانک سیفا ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شیخ عمر کیتا۔گواہ شدنمبر1 عمر معاذ کولی بالی گواہ شدنمبر2 ظفراحمد بٹ

مسل نمبر 89813 میں انور سلطانہ ملک

بیوہ ملک عبدالحفیظ (مرحوم) قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔انور سلطانہ ملک۔گواہ شدنمبر1 عبدالخالد گواہ شدنمبر2 منور ملک

مسل نمبر 89814 میں شیخ بشیر احمد

ولد شیخ حبیب احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت ...... ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) مکان مالیتی -/C$360000 جس پر بینک قرض -/C$280000 ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$2500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شیخ بشیر احمد۔گواہ شدنمبر1 ملک خالد۔گواہ شدنمبر2 زین العابدین ملک

مسل نمبر 89815 میں عثمان طارق ملک

ولد طارق حبیب ملک قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عثمان طارق ملک۔گواہ شدنمبر1 مسعوداحمد مہار۔گواہ شدنمبر2 نعیم احمد طیب

مسل نمبر 89816 میں درشہوار ضیغم

زوجہ ضیغم احمد چوہدری قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) جیولری مالیتی -/C$6650 (2) حق مہر -/C$10000۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ماہوار بصورت خوردونوشمل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔درشہوار ضیغم۔گواہ شدنمبر1 زعیم احمد چوہدری۔گواہ شدنمبر2 کلیم احمد چوہدری

مسل نمبر 89817 میں مشہود احمد

ولد اسحاق احمد قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سری لنکا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 19-4-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مشہوداحمد۔گواہ شدنمبر1 انیس احمد۔گواہ شدنمبر2 مبشر احمد

مسل نمبر 89818 میں عمران ثناء

ولد ثناء اللہ قوم ہنجراء پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سپین بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 یوروماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عمران ثناء۔گواہ شدنمبر1 کوثر اقبال صدیقی۔گواہ شدنمبر2 محمد طفیل

مسل نمبر 89819 میں

Abdullah K.Yamoah

ولد Ishaque K.Kom قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مکان رہائشی برقبہ 50x80 مربع فٹ۔اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Abdullah K.Yamoah۔گواہ شدنمبر1 Abdullah Rahim گواہ شدنمبر2 Adam K.Amoah

مسل نمبر 89820 میں Yaqub Ibrahim

ولد Yaw Ibrahim قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Yaqub Ibrahim۔گواہ شدنمبر1 عبدالحمید طاہر گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89821 میں Saeed Kwakom

ولد Usman قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Saeed Kwakom۔گواہ شدنمبر1 عبدالحمید طاہر۔گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89822 میں

Sadick Kofi Twum

ولد Kobina Twum قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 68 سال بیعت 1986ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Sadick Kofi Twum۔گواہ شدنمبر1 عبدالحمید طاہر۔گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89823 میں

Usman Kwayakye

ولد Abubakar Kwayakye قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) زرعی اراضی مالیتی -/300 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Usman Kwayakye۔گواہ شدنمبر1 Alhassan Ali۔گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89824 میں Issah Amoako

ولد Haruna Amoako قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Issah Amoako۔گواہ شدنمبر1 Dawood Asare۔گواہ شدنمبر2 Ibrahim Harrison

مسل نمبر 89825 میں Saeed Nyame

ولد Kwesi Owusu قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت 1999ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد۔Saeed Nyame۔گواہ شدنمبر1 Suleman Yaqub۔گواہ شدنمبر2 Dawood Asare

مسل نمبر 89826 میں Abudu Baidoo

ولد Usman Yaw Baidoo قوم...... پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/70 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔Abudu Baidoo۔گواہ شدنمبر1 Suleman Yaqub۔گواہ شدنمبر2 Dawood Asare

مسل نمبر 89827 میں

Muhammad Koran Chie

ولد Abdul Rahman Koran Chie قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) Cocoa فارم مالیتی -/200 غانین کرنسی ۔اس وقت مجھے مبلغ -/53 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Muhammad Koran Chie۔گواہ شدنمبر1 Alhassan Ali۔گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89828 میں

Alhassan Koran Chie

ولد Muhammad Koran Chie قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) Cocoa فارم مالیتی -/100 غانین کرنسی ۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Alhassan Koran Chie۔گواہ شدنمبر1 Alhassan Ali۔گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89829 میں

Abdullah Mesah

ولد Kobina Mensah قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 41 سال بیعت 1975ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) Cocoa فارم مالیتی -/65 غانین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Abullah Mensah۔گواہ شدنمبر1 Alhassan Ali گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89830 میں Dawood Akom

ولد Kofi Dawood قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) Cocoa فارم مالیتی -/600 غانین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Dawood Akom۔گواہ شدنمبر1 Alhassan Ali گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89831 میں Abdul Rahman

ولد Suleman قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مکان مالیتی -/150 غانین کرنسی ۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں ۔اور مبلغ -/80 غانین کرنسی سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کوادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔Abdul Rahman گواہ شدنمبر1 عبدالحمید طاہر۔گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89832 میں

Yusuf Bin Kassim

ولد Kassim Kofi Baidoo قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔Yussif Bin Kassim۔گواہ شدنمبر1 عبدالحمید طاہر۔گواہ شدنمبر2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89833 میں Rafique Asante

ولد Saeed Sabi قوم...... پیشہ حکمت عمر 46 سال بیعت 1985ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) Cocoa فارم(2) مکان مالیتی -/200 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت حکمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Rafique Asante۔گواہ شدنمبر1 Shareef Sabi۔گواہ شدنمبر2 Ishaque Twumasi

مسل نمبر 89834 میں

Fatima Abubakari

زوجہ A.A.Mumin قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مکان مالیتی -/10000000 غانین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Fatima Abubakri۔گواہ شدنمبر1 Abdul Salam Menah۔گواہ شدنمبر2 Ababakari Ishaque

مسل نمبر 89835 میں

Muhammad Boateng

ولد Kobina AmeYaw قوم ...... پیشہ ڈرائیور عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مکان مالیتی -/45000000 غانین کرنسی (2) کار مالیتی -/40000000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Muhammad Boateng۔گواہ شدنمبر1 Abdul Salam Mensah۔گواہ شدنمبر2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89836 میں

Ama Serwaa Hawa

زوجہ Ali Amisa قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 50 سال بیعت 1981ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13-12-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر -/60000 غانین کرنسی (2) Cocoa فارم مالیتی -/10000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں اور مبلغ -/10000000 غانین کرنسی سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کوادا کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ Ama Serwa Hawa ۔گواہ شدنمبر1 Ali ۔گواہ شدنمبر2 Amanullah

مسل نمبر 89837 میں

Rashida Ibrahim

زوجہ Saeed Ibrahim قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 46 سال بیعت 1986ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر -/100000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/640000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Rashida Ibrahim۔گواہ شدنمبر1 Abubakari Ishaque۔گواہ شدنمبر2 Ibrahim Korsah

مسل نمبر 89838 میں Musah Yaboah

ولد Saliah Kofi قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مکان رہائشی 1 عدد۔اس وقت مجھے مبلغ -/200000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Musah Yaboah۔گواہ شدنمبر1 Yusuf Bin Salah۔گواہ شدنمبر2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89839 میں

Alhassan Yaboah

ولد Abubakari K.Boah قوم ...... پیشہ فارمر عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مکان مالیتی -/25000000 غانین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد

کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhassan Yaboah۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Salam Mensah۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89840 میں

Aisha Ibrahim Amankwah

بنت Ibrahim Annane قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 21-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aisha Ibarhim Amankwah۔ گواہ شد نمبر 1 Zakaria۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89841 میں Hawa Saeed

زوجہ Saeed Ankomah قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/10000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/210000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawa Saeed۔ گواہ شد نمبر 1 Zakaria۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89842 میں Hannah Majeed

زوجہ Majeed Yahnson قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/100000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300000 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hannah Majeed۔ گواہ شد نمبر 1 Zakaria۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89843 میں

Haroon Abdullah

ولد Abdullah Bolabic قوم ...... پیشہ فارمر عمر 45 سال بیعت 1986ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 18-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/50000000 غانین کرنسی (2) مکان مالیتی -/5000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Haroon Abdullah۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Salam Mensah۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakri Ishaque

مسل نمبر 89844 میں Adam Afori

ولد Ali kwesi Fitsi Saka قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/40000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Adam Afori۔ گواہ شد نمبر 1 Zakaria۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89845 میں Ibrahim Adam

ولد Ibrahim Annane قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400000 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Adam۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Salam Mensah۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89846 میں

Khadija Zakaria

بنت Abubakari Zakaria قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Khadija Zakaria۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Salam Mensah۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakri Ishaque

مسل نمبر 89847 میں Fatima Musa

زوجہ Musah Yaboah قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر ...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/2000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatima Musa۔ گواہ شد نمبر 1 Yusuf Bin Salah۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89848 میں

Alhassan Krampah

ولد Ismael Yaw Krampah قوم ...... پیشہ فارمر عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 18-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) Cocoa فارم مالیتی -/384 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/32 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhassan Krampah۔ گواہ شد نمبر 1 Fareed Amanqu۔ گواہ شد نمبر 2 Alhassan .K.Annan

مسل نمبر 89849 میں

Sadick Arthur

ولد Kwame Arthur قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 42 سال بیعت 1986ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) Cocoa فارم مالیتی -/100 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sadick Arthur۔ گواہ شد نمبر 1 Kofi Mahdi۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89850 میں

Ismael Kwesi Apo

ولد Kwesi Suleman قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) Cocoa فارم مالیتی -/200 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ismail Kwesi Apo۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89851 میں

Saeed Kweku Addai

ولد Kwesi Suleman قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی فارم مالیتی -/100 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Saeed Kweku Addai۔ گواہ شد نمبر 1 Ahmed Dako۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman

مسل نمبر 89852 میں

Sahib Dawood Fayah

ولد Kofi Fayah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 45 سال بیعت 1986ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sahib Dawood Fayah۔ گواہ شد نمبر 1 Ahmad Daku۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89853 میں

Amoah Issah Mohammad

ولد Musah Amoah قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Amoah Issah Mohammad۔ گواہ شد نمبر 1 Musah.K.Amoah۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید طاہر

☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اقبال خان صاحب صدر محلّہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد شریف منہاس صاحب مرحوم سابق کارکن دفاتر تحریک جدید ربوہ مورخہ 10 نومبر 2008ء کو تقریباً 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ موصیہ تھیں۔ مورخہ 11 نومبر 2008ء کو بیت مبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم رفیق احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت سادہ دل غریب پرور دعاگو اور احمدیت اور خلافت سے بے انتہا عقیدت اور پیار کا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور رحمت سے نوازے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم مولانا عبدالمنان شاہد صاحب مرحوم)

مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مولانا عبدالمنان شاہد صاحب (مربی سلسلہ) مرحوم کے نام پلاٹ نمبر 6/3 دارالعلوم غربی خلیل رقبہ دس مرلے الاٹ ہے۔ ہم تمام ورثاء یہ پلاٹ تین بھائیوں مکرم عبدالشکور شاہد صاحب، مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب، مکرم عبدالباقی شاہد صاحب کے نام بحصہ مساوی منتقل کروانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا یہ پلاٹ مرحوم کے تینوں بیٹوں کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل

مکرم عبدالشکور شاہد صاحب۔ بیٹا
مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب۔ بیٹا
مکرم عبدالباقی شاہد صاحب۔ بیٹا
مکرمہ امۃ الباسط شاہدہ صاحبہ۔ بیٹی
مکرمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ۔ بیٹی
مکرمہ قمر النساء شمسہ صاحبہ۔ بیٹی
مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ۔ اہلیہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سالانہ وسہ ماہی تقریب

تقسیم انعامات 08-2007ء

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

بفضل اللہ تعالیٰ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 2 نومبر 2008ء کو بعد نماز عصر بمقام ایوان محمود اپنی سہ ماہی چہارم و سالانہ تقریب تقسیم انعامات 08-2007ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب میں کل 620 اطفال ہال میں موجود تھے۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت تھے۔

تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم عطاء الاحسان صاحب نائب ناظم اطفال مقامی نے سہ ماہی وسالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں محترم مہمان خصوصی نے اطفال سے مختصر خطاب کیا اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور پھر اعزاز پانے والی مجالس اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ امسال سہ ماہی چہارم کی کارگزاری میں اول پوزیشن مجلس دارالنصر وسطی نے حاصل کی، دوم مجلس طاہر آباد غربی اور سوم پوزیشن مجلس دارالعلوم غربی ثناء نے حاصل کی۔ اسی طرح سالانہ کارگزاری میں مجلس دارالنصر وسطی نے اول، دارالعلوم شرقی نور نے دوم اور مجلس دارالصدر شرقی نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مجالس کو یہ اعزازات مبارک کرے۔

تقسیم انعامات کے بعد اطفال کے ایک گروپ نے ترنم کے ساتھ خوبصورت آواز میں ترانہ پیش کیا جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا افضل بیگ صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے سب سے بڑے بھائی مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب دارالصدر شمالی انوار ولد مکرم میجر (ر) مرزا انور بیگ صاحب مرحوم ڈرائیور حضرت مصلح موعود آف پٹی ضلع گورداسپور مورخہ 8 نومبر 2008ء کو اچانک ہارٹ فیل ہونے سے بعمر 49 سال وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 9 نومبر کو بعد نماز ظہر محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم انتہائی خوش مزاج، ہر ایک کے ہمدرد، نرم دل، ملنسار اور پرجوش احمدی تھے مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت مکرم عبدالشکور یاسر صاحب سابق مینیجر نیشنل بینک آف پاکستان کے علاوہ 4 بیٹے مکرم مرزا احمد حسن بیگ صاحب واقف نو، مکرم مرزا محمد احسن بیگ صاحب، مکرم مرزا محسن مجتبیٰ بیگ صاحب، مکرم مرزا تمثیل بیگ صاحب واقف نو اور دو بیٹیاں مکرمہ فائزہ رحیم صاحبہ اور مکرمہ فاطمہ صدف صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین نیز اس درد کی گھڑی میں ان تمام احباب کرام کا شکر گزار ہوں جنہوں نے خود ہمارے غم میں شریک ہو کر ڈھارس بندھائی۔

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

غصب شدہ اسلحہ واپس دلا دیا

نوائے وقت کے ایک سینئر مضمون نویس رفیق عالم کا ایک مضمون بعنوان ''انا کا خول اور خاموش اکثریت'' روزنامہ نوائے وقت مورخہ 6 فروری 2007ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں جنگ ستمبر 1965ء کا ذکر کرتے ہوئے صحافی رفیق عالم چھمب اور جوڑیاں پر کامیاب قبضے (جو جری جرنیل اختر ملک اور ان کے بہادر ساتھیوں کے ہاتھوں عمل میں آیا) کے سلسلہ میں ایک حیرت انگیز اور خوش کن واقعہ بیان کرتے ہیں۔

''1965ء میں ہندوستانی وزیراعظم لال بہادر شاستری نے پاکستان کے خلاف اپنی مرضی کا محاذ کھولنے کی دھمکی دی تھی پھر چار مہینے بعد حملہ کر دیا۔ ستمبر میں جنگ شروع ہوئی تو امریکہ سے پاکستان آنے والا اسلحہ بمبئی کی بندرگاہ پر اتار کر، ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا جو بھارتی وزارت دفاع نے کشمیر میں اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے لئے چھمب جوڑیاں منتقل کر دیا۔ یہ اسلحہ ان چھاؤنیوں پر قبضہ کرنے کے بعد پاکستانی افواج نے اپنے قبضے میں لیا جس کی پیٹیوں پر صاف لکھا تھا۔

"Shipment to Pakistan"

(از مضمون مطبوعہ ''نوائے وقت'' 6 فروری 2007ء)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مشہور سیاستدان
عبدالحمید خان بھاشانی

مولانا عبدالحمید خان بھاشانی برصغیر کے ایک ممتاز سیاستدان تھے۔ وہ 1879ء میں سراج گنج ضلع پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ 12 سال کی عمر میں انہوں نے مشرقی بنگال کے علاقے تانگیل میں سکونت اختیار کی۔ کچھ عرصہ بعد وہ آسام منتقل ہو گئے اور جدوجہد آزادی میں سرگرم حصہ لینے لگے۔ انہوں نے تحریک خلافت میں بھی بھرپور حصہ لیا اور 18 ماہ قید و بند میں گزارے۔

شروع شروع میں مولانا کی ہمدردیاں کانگریس کے ساتھ تھیں لیکن جلد ہی وہ کانگریسی رہنماؤں کے رویے سے مایوس ہو گئے اور مسلم لیگ سے وابستہ ہو کر پاکستان کے مطالبہ کے پُرجوش حامی بن گئے۔ قیام پاکستان کے وقت وہ آسام اسمبلی کے رکن اور آسام مسلم لیگ کے صدر تھے۔ انہی کی کوششوں کی بدولت آسام کے ضلع سلہٹ کے مسلمانوں نے 1947ء کے ریفرنڈم میں پاکستان میں شمولیت کے حق میں ووٹ ڈالے۔

قیام پاکستان کے بعد مولانا نے مسلم لیگ کے رہنماؤں کے رویہ سے دلبرداشتہ ہو کر اپنی جماعت عوامی مسلم لیگ کے نام سے قائم کر لی۔ کچھ عرصہ بعد وہ نیشنل عوامی پارٹی میں شامل ہو گئے اور آخر وقت تک اسی جماعت کے روح رواں رہے اس سلسلہ میں انہوں نے پہلے ایک روزنامہ اور پھر ایک ہفت روزہ بھی جاری کیا۔ جن کے نام علی الترتیب روزنامہ سنگ باد اور ہفت روزہ حق کتھا تھے۔

1971ء میں شیخ مجیب الرحمٰن کی علیحدگی اور بغاوت کے اٹھائے ہوئے طوفان نے جہاں بڑی بڑی شخصیات کے قدم اکھاڑ دیئے تھے وہاں مولانا بھاشانی بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے تھے۔ جب مشرقی پاکستان میں فوجی ایکشن ہوا تو باغیوں کا جو پہلا جتھا فرار ہو کر بھارت پہنچا تھا اس میں بھاشانی بھی شامل تھے۔ لیکن بنگلہ دیش بننے کے بعد انہوں نے بھارت کے تسلط اور شیخ مجیب الرحمٰن کی عوام دشمن آمرانہ پالیسیوں کی مزاحمت کر کے بڑی حد تک اس کی تلافی کر ڈالی۔

وہ اپنی کبرسنی اور ضعف وعلالت کے باوجود عوام کی خدمت کرتے رہے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بھی انہوں نے فرخا بیراج کی تعمیر کے خلاف عالمی رائے عامہ کو بیدار کرنے کے لئے ایک لانگ مارچ کا منظم کیا۔

اپنی وفات سے تقریباً تین ماہ پہلے انہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باعث عملی سیاست سے ریٹائر ہو کر خدائی خدمت گار کی حیثیت سے کام کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن موت نے انہیں مہلت نہ دی اور 17 نومبر 1976ء کو ڈھاکہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ انہیں سنتوش میں ان کے قائم کردہ ادارے کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

شمالی وزیرستان میں امریکی میزائل حملہ 14 افراد جاں بحق

شمالی اور جنوبی وزیرستان کے سنگم پر واقع وولہ دین گاؤں میں ایک مقامی قبائلی کے گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے گائیڈڈ میزائلوں کے حملے میں 9 غیر ملکیوں سمیت 14 افراد جاں بحق ہوگئے۔ اب تک تین افراد کی شناخت ہوگئی ہے جبکہ دیگر 8 افراد کی لاشیں ناقابل شناخت بن چکی ہیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر قریبی ہسپتالوں میں علاج کیلئے لے جایا گیا جن میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے۔ واضح رہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں قبائلی علاقوں پر یہ 38واں حملہ ہے، مشرف دور میں کل 36 حملے ہوئے۔

آئی ایم ایف سے 9۔ارب قرضہ کا فیصلہ

پاکستان نے آئی ایم ایف سے 9 ارب ڈالر کا قرضہ حاصل کرنے کا حتمی فیصلہ کرلیا ہے اور اس ضمن میں باقاعدہ مراسلہ ایک دو روز میں آئی ایم ایف کے حکام کے حوالے کردیا جائے گا۔

آئی ایم ایف سے اپنی شرائط پر قرض لے رہے ہیں

وزیراعظم نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف سے قرض اپنی شرائط پر لے رہے ہیں، 6 ماہ میں ملکی معیشت مستحکم ہو جائے گی۔ سوات، باجوڑ اور قبائلی علاقوں میں فوجی کارروائی عارضی ہے اور حالات درست ہونے کے بعد فوج کو واپس بلا لیا جائے گا۔ خطے اور ملک میں امن قائم کرنے والوں سے مذاکرات کریں گے، پارلیمنٹ کو تمام ایشوز پر اعتماد میں لے رہے ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی دوسرے ملکوں کے ساتھ دوستانہ ہے۔ پاک فوج سرحدوں کی حفاظت کیلئے پوری صلاحیت رکھتی ہے۔

اسامہ زندہ ہیں

سی آئی اے کے ڈائریکٹر مائیکل ہائیڈن نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن زندہ ہیں اور پاکستان کے شمال مغربی قبائلی علاقے میں کہیں روپوش ہیں۔ انہوں نے بالعموم خود کو القاعدہ کی آپریشنل سرگرمیوں سے الگ تھلگ کرلیا ہے اور بیشتر توانائیاں اپنی سیکیورٹی پر صرف کررہے ہیں تاہم انہوں نے کہا کہ اسامہ کو پکڑنا اب بھی سی آئی اے کی اولین ترجیح ہے۔ امریکہ کو اب تک جن بھی دشمنوں سے واسطہ پڑا ہے، القاعدہ ان میں سے سب سے زیادہ پرعزم اور سخت جان ثابت ہوئی ہے۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ سے پاکستان کو 21 کھرب روپے کا نقصان ہو چکا ہے

حکومت پاکستان نے اعتراف کیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ سے ملک کی معیشت کو حالیہ پانچ برسوں میں تقریباً 21 کھرب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اس جنگ کی وجہ سے مارکیٹ سے مہنگے قرضے لینا پڑے۔ فنانس ڈویژن کے مطابق ان حالات کے باعث امن وامان کی خراب صورتحال بھی درپیش رہی اور عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

کسی بھی قسم کی دہشت گردی کیلئے مذہب کا استعمال غلط ہے

اقوام متحدہ میں ہونے والی بین المذاہب کانفرنس نے دہشت گردی یا بے گناہ لوگوں کی ہلاکت کا باعث بننے والے کسی بھی قسم کے تشدد کو جائز قرار دینے کے لئے مذہب کے استعمال کو مسترد کردیا ہے۔ اس کانفرنس میں شامل ممالک کے سربراہوں کے دو روزہ اجلاس کے بعد مشترکہ اعلامیہ میں دنیا کے مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان مفاہمت اور احترام کے جذبے کو فروغ دینے پر زور دیا گیا۔ اعلامیہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اجلاس کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس میں پڑھ کر سنایا۔

بھارتی جیلوں سے رہائی پانے والے 28 پاکستانی وطن واپس پہنچ گئے

بھارتی جیلوں سے رہائی پانے والے 28 پاکستانی وطن واپس پہنچ گئے جن میں اکثر کا ذہنی توازن درست نہیں۔ رہائی پانے والوں میں دو خواتین بھی شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق بھارتی جیلوں میں مزید 67 قیدیوں کو جن میں 5 بچے بھی شامل ہیں، 19 نومبر کو رہا کر کے پاکستانی حکام کے حوالے کیا جائے گا۔

پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو 24 رنز سے شکست دے دی

ابوظہبی میں پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ہونے والی کرکٹ سیریز کے دوسرے میچ میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو 24 رنز سے شکست دے کر سیریز میں 0-2 کی برتری حاصل کر لی۔ پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے 233 رنز کا ٹارگٹ دیا۔ ویسٹ انڈیز کی تمام ٹیم 49 اوورز میں 208 رنز کے مجموعی سکور پر آؤٹ ہوگئی۔

پی ٹی اے نے موبائل کنکشن کے اجراء کے لئے نظام کا اعلان کر دیا

پی ٹی اے نے موبائل فون کے کنکشن اجراء کے لئے آئندہ سال 31 جنوری تک نیا نظام رائج کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی جانب سے جاری کئے گئے اعلامیہ کے مطابق 31 جنوری کے بعد پہلے سے بحال موبائل فون سمز کا اجراء بند کر دیا جائیگا۔ نئے نظام میں سمز نادرا سے تصدیق کے بعد ہی قابل استعمال ہوسکیں گی۔ اعلامیے میں مزید کہا گیا ہے کہ 31 جنوری 2009ء کے بعد بے قاعدہ موبائل فون سمز جاری کرنے والی کمپنیوں کو شوکاز نوٹس جاری کئے جائیں گے اور جرمانہ کیا جائے گا۔

دنیا بھر میں حلال فوڈ کی ایکسپورٹ میں ہر سال 20 فیصد اضافہ ہونے لگا

ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی پاکستان (ٹی ڈی اے پی) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر نے کہا کہ دنیا بھر میں حلال فوڈ کی ایکسپورٹ 150 ارب ڈالر ہے جو ہر سال 20 فیصد کے تناسب سے بڑھ رہی ہے پاکستان کے پاس زرعی مصنوعات اور معدنی ذخائر کی ویلیو ایڈیشن کے ذریعے دنیا بھر میں اپنی مصنوعات برآمد کرنے کے وسیع مواقع موجود ہیں اور ان کی برآمدات سے ملک کو سالانہ 10 ارب ڈالر سے زائد کا زرمبادلہ حاصل ہوسکتا ہے۔ تاجروں کو چاہئے کہ وہ ویلیو ایڈیشن کی جانب توجہ دیتے ہوئے سرمایہ کاری کریں۔

بجلی بند رہے گی

ربوہ جملہ صارفین بجلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ درج ذیل شیڈیول کے مطابق بجلی بند رہے گی۔ احباب مطلع رہیں۔ ربوہ فیڈر ضروری مرمت کی وجہ سے مورخہ 27,23,20,19 اور 30 نومبر کو صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک بند رہے گا اس سے دارالیمن، باب الابواب، دارالصدر، دارالرحمت، فیکٹری ایریا، ناصر آباد اور نصیر آباد کے محلّہ جات متاثر ہوں گے۔ اسی طرح ڈاور فیڈر مورخہ 24,21,17 اور 28 نومبر 2008ء کو صبح 9 بجے تا دوپہر 1 بجے بند رہے گا۔ اس سے مسلم کالونی، دارالنصر دارالعلوم، چھنیاں، دارالبرکات، رحمٰن کالونی، بیوت الحمد، نصیر آباد اور ڈاور کے محلّہ جات متاثر ہوں گے۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 17 نومبر

طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:10

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا ہے
بڑا-/90 درمیانہ-/70 چھوٹا-/35
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

Af
الفردوس گارمنٹس
پینٹ شرٹ۔ دولہا ڈریس۔ پینٹ شرٹ ڈریس اور جینز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
طالب دعا: حامد علی خان
85B۔ نیوانارکلی۔ لاہور فون: 7324448

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

MBBS & Engineering in China
"Southeast University"
One of the Top 30 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
Eligibilities: F.Sc. Or A-Level.
Features:
- English medium of instruction.
- No TOEFL & No ILETS.
- No visa fee & Showing of Bank statement for China.
- Very appropriate annual tuition fee with installments in 2nd year.
- Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
MR. Farrukh Luqman; Cell: 0302-8411770
67-C, Faisal Town, Lahore.
Tel:- 042-5177124 / 5162310
Email:farrukh@educationconcern.com

FD-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238